یہ رسالہ ہر انگریزی مہینے کی ۲۷ تاریخ کو قادیان ضلع گورداسپور سے شایع ہوتا ہے

جلد ۵ نمبر ۱۱

رسالہ

تشحیذ الاذہان

فہرست مضامین

قیمت سالانہ عوام سے عا طلباء سے ۸ غیر ممالک سے عہ

خاکسار فرزند شاہ کاتب

ضیاء الاسلام پریس میں اللہ بخش پرنٹر نے چھاپا چوہدری عبد السلام پبلشر نے شایع کیا

ظہور المہدی

یعنی

گنج احمدیہ

۳۵۰ صفحہ کی کتاب جس میں یقیناً بوجہ گنجان تحریر ہونے کے ۵۰۰ صفحہ کا مضمون آیا ہے بجائے دو روپے کے ۱۵- دسمبر سے ۱۵ جنوری تک صرف سوا روپے میں ملے گی۔ اس کتاب میں سلسلہ احمدیہ کے تمام لٹریچر کا خلاصہ ہے اور احمدی مذہب کو امنت باللہ سے یوم الآخر تک مدلل بہ آیات قرآنیہ و احادیث صحیحہ پیش کیا گیا ہے حضرت مسیح موعود کے دعاوی پر مبسوط بحث ہے ایک ایک دعوے کے لئے بیس بیس دلائل بعض مقامات پر دیئے ہیں حضرت امام کی تمام اصلاحوں کا ذکر ہے۔ غرض خاکسار اکمل کی تمام مذہبی تحقیقات اس کتاب میں بند ہے اور یہ کتاب ۱۹۰۵ء کی لکھی ہوئی ہے۔ اور اس میں تبدیلی نہیں کی گئی اور سب مضمون میری اپنی ذمہ واری پر ہے ✤

ملنے کا پتہ

دفتر تشحیذ الاذہان قادیان ضلع گورداسپور

پنجاب

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّيْ عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ

رسالہ
تشحیذ الاذہان

بابت ماہ نومبر ۱۹۱۴ء

پیشگوئی اسمہ احمد کا مصداق مسیح موعود ہے

اس بارے میں ایک مفصل و مدلل مضمون ستمبر کے تشحیذ میں شائع ہو چکا ہے اور کوئی شخص اسکے استدلالات کو رد کرنے پر قادر نہیں ہو سکا۔ البتہ ہمارے بعض احمدی بھائیوں نے یہ دریافت کیا ہے کہ آیا مسیح موعود کا بھی یہی مذہب تھا سو انکی تسلی کے لئے میاں محمد سعید صاحب سعدی لاہور کا یہ مضمون انشاء اللہ کافی ہوگا۔ (ایڈیٹر)

پیشگوئی اسمہ احمد کا مصداق کون ہے؟ اسکا جواب گذشتہ رسالہ تشحیذ میں بڑے مضبوط دلائل سے لکھا جا چکا ہے اور چند ایک ثقہ حلفی شہادتیں بھی پیش کیجا چکی ہیں۔ کہ اس پیشگوئی کا مصداق ہمارے آقا نامدار حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں لیکن مزید اطمینان کیلئے جب ہم حضرت مسیح موعود کی طرف رجوع کرتے ہیں تو وہاں اس عقیدہ کی تائید صاف اور کھلے لفظوں میں پاتے ہیں اسلئے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ہم ان باتوں کو بھی بیان کریں جو کہ مسیح موعود نے لکھیں۔ تا کہ حق و حقیقت دنیا پر ظاہر ہو۔

سب سے ضروری۔ لازمی اور پہلی بات جو سمجھنے کے لائق ہے وہ یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بنصوص قرآنیہ وحدیثیہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دو بعثت مقرر فرمائے ہیں چنانچہ فرماتے ہیں۔

"ہر ایک نبی کا ایک بعث ہی مگر ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دو بعث ہیں۔ اور اس پر نص قطعی آیت کریمہ واٰخرین منھم لما یلحقوا بھم ہے × × ×"

(تحفہ گولڑویہ صفحہ ۹۴)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دو بعث کا ماننا کوئی معمولی بات نہیں بلکہ اسکا ماننا فرائض وایمانیات میں رکھا ہے چنانچہ فرماتے ہیں۔

"جیسا کہ مومن کے لئے دوسرے احکام الٰہی پر ایمان لانا فرض ہے ایسا ہی اس بات پر بھی ایمان لانا فرض ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دو بعث ہیں"۔ (تحفہ گولڑویہ ۹۰)

بعث دوم کے منکر کو حق کا اور نص قرآن کا منکر ٹھہرایا۔ جیسا کہ فرمایا۔

"اور جس نے اس بات کا انکار کہ نبی علیہ السلام کی بعثت چھٹے ہزار سے تعلق نہیں رکھتی ہے جیسا کہ پانچویں ہزار سے تعلق رکھتی تھی پس اسلئے حق کا اور نص قرآن کا انکار کیا"

(خطبہ الہامیہ صفحہ ۱۸۱)

دوسری بعثت کی کیوں ضرورت پڑی اسکا جواب مسیح موعود کی زبانی یہ ہے

"آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جیسا کہ یہ فرض تھا کہ بوجہ ختم نبوت تکمیل ہدایت کریں ایسا ہی بوجہ عموم شریعت یہ بھی فرض تھا کہ تمام دنیا میں تکمیل اشاعت بھی کریں لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اگرچہ تکمیل ہدایت ہو گئی لیکن اسوقت تکمیل اشاعت ہدایت غیر ممکن تھی × × × اسلئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دوسرے بعث کی ضرورت ہوئی ۔۔۔۔۔۔ ×" (تحفہ گولڑویہ صفحہ ۱۰۰)

پس یہ بات بنصوص صریحہ قرآنیہ وحدیثیہ سے پایۂ ثبوت کو پہنچ چکی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

کے دو بعث ہیں۔ اور یہی ایک بات نہایت دقیق ہے جس کے سمجھنے پر تمام مشکلات حل ہو جاتی ہیں۔ اب سوال یہ ہے کہ بعث دوم آیا خود آنحضرت صلعم کے وجود مبارک پر ہی موقوف ہے یا کسی اور پر۔ سو یہ ایک ثابت شدہ امر ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بعث یقیناً اور قطعاً پانچویں ہزار میں تھا۔ لیکن چونکہ بعث دوم چھٹے ہزار کے اخیر میں مقدر ہے لہٰذا وہ بعث آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم کے وجود مبارک سے پورا نہیں ہو سکا بلکہ وہ بعث مسیح موعود پر موقوف ہے۔ جیسا کہ فرمایا۔

"جبکہ یہ امر نص صریح قرآن شریف سے ثابت ہوا کہ جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم کا فیض صحابہ پر جاری ہوا۔ ایسا ہی بغیر کسی امتیاز اور تفریق کے مسیح موعود کی جماعت پر فیض ہوگا تو اس صورت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک اور بعث ماننا پڑا جو آخری زمانہ میں مسیح موعود کے وقت میں ہزار ششم میں ہوگا۔" (تحفہ گولڑویہ صفحہ ۹۴)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دونوں بعثتوں کے زمانہ مختلف ہیں چنانچہ فرمایا

"آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم کے بعث اول کا زمانہ ہزار پنجم تھا جو اسم محمد کا مظہر تجلی تھا۔ مگر بعث دوم جس کی طرف آیت کریمہ واٰخرین منھم لما یلحقوا بہم میں اشارہ ہے وہ مظہر تجلی اسم احمد ہے جو اسم جمالی ہے جیسا کہ آیت مبشراً برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد۔ اسی کی طرف اشارہ کر رہی ہے ...."
(تحفہ گولڑویہ صفحہ ۹۶)

الغرض جب یہ باتیں طے ہو چکیں کہ (اول) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دو بعث ہیں۔
(دوم) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دوسرا بعث مسیح موعود مہدی معہود پر موقوف ہے (تحفہ گولڑویہ صفحہ ۹۵)
(سوم) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دوسرا بعث آخر ہزار ششم سے تعلق رکھتا ہے
(چہارم) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دوسرا بعث اسم احمد کی تجلی کا مظہر ہوگا جیسا کہ آیت مبشراً برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد سے ظاہر ہے۔

پس ان باتوں کے جان لینے کے بعد جو کہ منصوص صریحہ قرآنیہ و حدیثیہ ثابت ہیں۔ اس امر کا جان لینا بھی از حد ضروری ہے کہ ہم کن معنوں سے اسمہ احمد کا مصداق حضرت مسیح موعود کو جانتے ہیں اور کن معنوں سے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اسکا مصداق مانتے ہیں سو اس بات کو سمجھنے کے لئے جاننا چاہیئے کہ روحانی حقیقت کے لحاظ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی مسیح موعود کے بروزی لباس میں آئے ہیں۔ جیسا کہ فرمایا۔

"جیسا کہ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جیسا کہ پانچویں ہزار میں مبعوث ہوئے۔ ایسا ہی مسیح موعود کی بروزی صورت اختیار کر کے چھٹے ہزار کے آخر میں مبعوث ہوئے"

(خطبہ الہامیہ ص۱۸۱)

پس جب انسان اس نقطہ کو پا لیتا ہے اور اسپر اسکو پورا یقین حاصل ہو جاتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دو بعث ہیں۔ ایک بعث وہ ہے جو خود آپ کے ہی وجود مبارک سے پورا ہوا دوسرا البعث وہ ہے جو آپ نے اپنے بروز کامل مسیح موعود کے ذریعے سے پورا کیا۔ تو پھر اس بات کا سمجھنا کوئی مشکل امر نہیں کہ کیونکر مسیح موعود ہی اسمہ احمد کا مصداق ہیں۔

اس بات کو جاننے کے لئے کہ کیونکہ مسیح موعود ہی اسمہ احمد کا مصداق ہے ضروری معلوم ہوتا ہے کہ اس بات کو خاص طور سے ذہن نشین کر لینا چاہیئے کہ باعتبار ظہور صفات جلیہ محمدیہ کے دوسرا البعث گو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی بعث مانا گیا ہے۔ لیکن وجودی حقیقت میں وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود سے پورا نہیں ہوا۔ بلکہ مسیح موعود کے وجود سے پورا ہوا۔ پس یہ بات سچ اور حق ہے۔ کہ روحانی حقیقت کے لحاظ سے تو محمد رسول اللہ صلعم اور مسیح موعود دونوں ایک ہی جوہر کے دو ٹکڑے ہیں یا یوں کہو کہ ایک ہی ہیں اسلئے جب ہم یہ کہیں کہ مسیح موعود ہی اسمہ احمد کے مصداق ہیں تو اس سے کوئی نادان یہ نتیجہ نہ نکال لے۔ کہ گویا ہم آنحضرت صلعم کے احمد ہونے سے انکاری ہیں یا آپکو اسمہ احمد کا مصداق نہیں مانتے۔ یا نعوذ باللہ ہم مانتے ہیں کہ گویا آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم اس مقام سے جس کی نسبت مسیح موعود نے فرمایا کہ ؎

لاکھ ہوں انبیاء مگر بخدا ٭ سب سے بڑھکر مقام احمدؐ ہے

بے نصیب ہیں نہیں اور ہرگز نہیں ہم تو مسیح موعود علیہ السلام کو اس پیشگوئی اسمہ احمد کا مصداق ٹھہراکر حقیقت میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ہی اس پیشگوئی کا مصداق ٹھہراتے ہیں کیونکہ مسیح موعود بوجہ بروز کامل ہونے کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی دوئی نہیں رکھتا۔ بلکہ وہ یعنی مسیح موعود بروزی لباس میں خود نبی کریم صلعم ہی ہیں۔ جو کہ حسب منطوق آیت مبشراً برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد کے اپنی دوسری بعث کو پورا کرنے کے لئے تشریف لائے۔ پس چونکہ پشگوئی اپنے صحیح اور اصلی معنوں کے رُو سے خدا کے فضل نے مسیح موعود کے لئے مخصوص کردی ہے تو پھر مسیح موعود کو اس پشگوئی کا مصداق ماننا درحقیقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ہی اسکا مصداق ٹھہرانا ہے۔ فتدبّروا

یہ بات کوئی محتاج بیان نہیں کہ آیت کریمہ مبشراً برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد آنحضرت صلعم کی دوسری البعث کی طرف اشارہ کرہی ہے۔ جیسا کہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے۔

"آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم کے دو بعث ہیں۔ ایک بعث محمدی جو جلالی رنگ میں ہے جو ستارہ مریخ کی تاثیر کے نیچے ہے جس کی نسبت بحوالہ توریت۔ قرآن شریف یہ آیت ہے محمد رسول اللہ والذین معہ اشداء علی الکفار رحماء بینہم۔ دوسرا البعث احمدی جو جمالی رنگ میں ہے جو ستارہ مشتری کی تاثیر کے نیچے ہے جس کی نسبت بحوالہ انجیل قرآن شریف میں یہ آیت ہے۔ ومبشّرا برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد" (تحفہ گولڑویہ صفحہ ۹۶)

اور دوسری طرف یہ ایک ثابت شدہ امر ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بعث دوم مسیح موعود کے وجود پر موقوف ہے نہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خود اپنے وجود پر۔ جیسا

کہ فرمایا۔

"مہدی معہود اور مسیح موعود × × × پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم کا بعث دوم موقوف ہے"

(تحفہ گولڑویہ صفحہ ۹۵)

پس معلوم ہوا کہ مسیح موعود اور مہدی معہود "مبشرًا برسول یاتی من بعدی اسمہٗ احمد" کے مصداق ہیں۔ اگر نہیں تو مندرجہ بالا حوالوں کو ذرا غور سے مطالعہ کرو اور پھر دیکھو کہ کن صاف اور صریح لفظوں میں حضرت مسیح موعود ہی اس پیشگوئی کے مصداق ٹھہرتے ہیں۔

لاریب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم ایک ایسا نور ہیں جو دو شانوں سے متصف ہیں۔ ایک شان محمدی اور ایک شان احمدی مگر وہ دونوں شانیں اپنے الگ الگ وقت پر ظہور پذیر ہوئیں یعنی محمد رسول اللہ صلعم کے وقت شان محمدی کا کامل اور اتم ظہور ہوا۔ گو اس سے انکار نہیں ہو سکتا۔ کہ شان احمدی سے بھی آپ کامل طور سے متصف ہیں۔ لیکن ظہور اتم اس شان کا یعنی شان احمدی کا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی دوسری بعثت میں یعنی مسیح موعود کے وقت میں ہوا جیسے کہ مسیح موعود نے فرمایا ہے۔

"یہ باریک بھید یاد رکھنے کے لائق ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت دوم میں تجلّی اعظم جو اکمل اور اتم ہے وہ صرف اسم احمد کی تجلی ہے × × × اسلئے اگرچہ یہ بات حق ہے کہ اس بعثت دوم میں بھی اسم محمد کی تجلّی ہے۔ جو جلالی تجلّی ہے اور جمالی تجلّی کے ساتھ شامل ہے مگر وہ جلالی تجلی ہی روحانی طور پر ہو کر جمالی رنگ سے مشابہ ہو گئی ہے۔ کیونکہ × × × × ہزار ششم فقط اسمہ احمد کا مظہر اتم ہے جو جمالی تجلی کو چاہتا ہے" (حاشیہ تحفہ گولڑویہ صفحہ ۹۷)

فقط کا لفظ قابلِ غور ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے وقت میں اسمہ احمد کی کامل تجلّی نہیں ہوئی۔ جیسے کہ مسیح موعود فرماتے ہیں۔

"صفت جلالی کو صحابہ رضی اللہ عنہم کے ذریعہ سے ظاہر فرمایا اور صفت جمالی کو

مسیح موعود اور اسکے گروہ کے ذریعہ سے کمال تک پہنچایا۔ ۔" (ضمیمہ تحفہ گولڑویہ صفحہ ۲۱)

اور دوسری جگہ یہ بھی فرمایا۔

"ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی روحانیت نے پانچویں ہزار میں جمالی صفات کے ساتھ ظہور فرمایا۔ اور وہ زمانہ اس روحانیت کی ترقیات کا انتہیٰ نہ تھا بلکہ اسکے کمالات کے معراج کے لئے پہلا قدم تھا پھر اس روحانیت نے چھٹے ہزار کے آخر میں یعنی اسوقت پوری طرح سے تجلی فرمائی۔" (خطبہ الہامیہ صفحہ ۱۷۷)

پس دلائل بینہ سے ثابت کیا گیا ہے کہ اسمہ احمد سے دوسری بعثت کی طرف اشارہ ہے اور دوسری بعثت مسیح موعود کے ذریعہ ظہور میں آئی۔ لہٰذا بر طبق پیشگوئی محمد و احمد مسیح موعود ہی ہیں جیسا کہ مسیح موعود نے فرمایا۔

"ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم فقط احمد ہی نہیں بلکہ محمد بھی ہیں۔ یعنی جامع جلال و جمال ہیں۔ لیکن آخری زمانہ میں بر طبق پیشگوئی محمد و احمد جو اپنے اندر صفت عیسویت رکھتا تھا بھیجا گیا۔" (ازالہ اوہام صفحہ ۶۷۳)

بر طبق پیشگوئی اور محمد و احمد قابل غور الفاظ ہیں ایسا ہی ضمیمہ تحفہ گولڑویہ صفحہ ۲۱ میں فرمایا۔

"آیت ومبشرا برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد" میں اشارہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا آخر زمانہ میں ایک مظہر ظاہر ہوگا گویا وہ اسکا ایک ہاتھ ہوگا۔ جس کا نام آسمان پر احمد ہوگا۔ اور وہ حضرت مسیح کے رنگ میں جمالی طور پر دین کو پھیلائیگا۔"

ہمارے پاس ان الفاظ سے بڑھکر اور کوئی الفاظ نہیں کیونکہ ان سے صاف عیاں ہے کہ احمد اپنے نام کی تجلی تام کے لحاظ مسیح موعود ہی ہیں۔ کون ہے جو اس بات کو نہیں جانتا کہ بموجب آیت "وآخرین منہم لما یلحقوا بہم" ظاہر ہے کہ آخری زمانہ میں بھی آنحضرۃ صلی اللہ علیہ وسلم موجود ہونگے جیسا کہ پہلے موجود تھے چنانچہ مسیح موعود فرماتے ہیں۔

"اور کسطرح منہم کے لفظ کا مفہوم متحقق ہو۔ اگر رسول کریم آخرین میں موجود نہ ہوں جیسا کہ پہلوں میں موجود تھے . . . . . (خطبہ الہامیہ صفحہ ۱۸۰)

لیکن دوسری طرف یہ بات بھی قابلِ غور ہے کہ آپکا آخرین میں اپنے وجود کے ساتھ ہونا ایک ممتنع اور محال امر ہے۔ اسلئے آیت وَآخرین منہم لما یلحقوا بہم کا حقیقی طور سے وہی مصداق ہو سکتا ہے جس نے بروز محمد صلعم ہو کر ہم میں افاضہ کیا۔ اور ہم اس کے طفیل صحابہ رضی اللہ عنہم کے گروہ میں شمار کئے گئے۔ جیسا کہ فرمایا

"وہ جو میری جماعت میں داخل ہوا۔ درحقیقت میرے سردار خیر المرسلین کے صحابہ میں داخل ہوا . . . . . (خطبہ الہامیہ ص۱۷۱)

پس یہ بات پایۂ ثبوت تک پہنچ چکی ہے کہ حضرت مسیح موعود بروز کامل ہونے کے باعث درحقیقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی وجود ہیں اور خدا تعالےٰ نے بھی آپ کو آنحضرت صلعم کا ہی وجود مقرر فرمایا ہے چنانچہ خدا کا مسیح فرماتا ہے۔

"خدا نے × × میرا نام محمد اور احمد رکھا ہے اور مجھے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا ہی وجود قرار دیا ہے۔" (ایک غلطی کا ازالہ)

پس جبکہ حضرت مسیح موعود کا وجود خدا تعالےٰ کے نزدیک آنحضرت صلعم کا ہی وجود ہے تو پھر مسیح موعود کو احمد قرار دینا اپنے معنوں کے لحاظ سے اور خدا تعالےٰ کے قول اور فعل کی تصدیق سے بالکل سچ اور حق ہے کیونکہ حضرت مسیح موعود کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے جدا سمجھنا ایک خطرناک غلطی ہے جسکا مرتکب کھلے طور سے اپنے آپکو تاریکی کے گڑھے میں ڈالتا ہے جیسا کہ مسیح موعود نے فرمایا۔

"اور جو شخص مجھ میں اور مصطفٰے میں تفریق کرتا ہے اسنے مجھکو نہیں دیکھا ہے اور نہیں پہچانا ہے۔" (خطبہ الہامیہ ص۱۷۱) "اور میرے بغیر سب تاریکی ہے۔" (کشتی نوح ص۵۶)

کتابوں کی کتابیں اور دفتر کے دفتر بروز کی حقیقت پر لکھے جاویں تو پھر بھی تھوڑے ہیں اور بروز ہی ایک ایسا باریک نقطہ ہے کہ جس کے ہاتھ وہ آجاوے۔ وہ بیشک اپنے آپکو ایک عظیم الشان معرفت کے خزانے کا مالک سمجھے۔ پس مختصر الفاظ میں مسیح موعود محمد رسول اللہ ہی ہے۔ جو کہ بروزی صورت اختیار کرکے آج ہم میں مبعوث ہوا ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ مسیح موعود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بروز کامل ہونیکی وجہ سے آپ کے نام کا وارث۔ آپکے علم کا وارث۔ آپ کے خلق کا وارث۔ آپکی روحانیت کا وارث۔ آپ کے عہدہ نبوت کا وارث ہے۔ گویا دوسرے لفظوں میں جمیع کمالات محمدیہ مع نبوت محمدیہ کے متصف ہے لیکن اگر وجودی حقیقت پر غور کیا جائے تو اسبات کے ماننے کے بغیر کوئی چارہ نہیں۔ کہ محمد رسول اللہ صلعم (صاحب بروز) اور مسیح موعود (مورد بروز) وجودی لحاظ سے دو الگ الگ وجود اپنے اندر رکھتے ہیں۔ سو جب ایک عقلمند انسان بروزی حقیقت کو سمجھ لیتا ہے تو پھر بعد اسکے وجودی حقیقت کے اعتبار سے وہ ضرور اس نتیجہ پر پہنچتا ہے اور بغیر کسی روک ٹوک کے کہہ سکتا ہے کہ پیشگوئی اسمہ احمد کا اصل مصداق مسیح موعود ہی ہے کیونکہ وہ پیشگوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت دوم کی طرف اشارہ کر رہی ہے جو بعثت کہ مسیح موعود کے وجود سے پورا ہوا۔

ہم بار بار کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہی یہ دونوں نام ہیں اور آپ جامع کمالات محمدیہ احمدیہ تھے۔ لیکن تھوڑی سی سمجھ کا انسان بھی اس امر کو بخوبی سمجھ سکتا ہے کہ چونکہ ناموں کے لحاظ سے دو الگ الگ بعثت ہیں۔ ایک بعث محمدی دوسرا بعث احمدی لہذا مسیح موعود کا ہی احمد ہونا متحقق ہے کیونکہ آپ اسم احمد کی تجلی اتم کے مورد ہیں۔ یہ حق ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جامع کمالات محمدیہ و احمدیہ ہیں اور مسیح موعود بھی بروز کامل ہونیکی وجہ سے جامع کمالات محمدیہ و احمدیہ ہے۔ لیکن چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پہلی بعثت میں اتم اور اکمل طور سے اسم محمد کی تجلی تھی۔ اور اسم محمد کی تجلی اسم احمد کی تجلی پر غالب ہے

اسلئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم اپنی پہلی بعثت میں اسم محمد کی تجلّی اتم رکھنے کے باعث محمد کہلانے کے مستحق ہیں لیکن اسمہ احمد کی تجلّی اتم چونکہ چھٹے ہزار کے آخر میں مقدر تھی۔ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم کی دوسری بعثت کا وقت مقدر ہو چکا ہے لہذا مسیح موعود بوجہ دور و بعثت دوم ہونیکے احمد کہلانے کا مستحق ہے حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

"اب اسم محمد کی تجلّی ظاہر کرنے کا وقت نہیں × × اب اسمہ احمد کا نمونہ ظاہر کرنیکا وقت ہے۔" (اربعین ص۱۷)

پس اسم احمد کا مظہر اتم حضرت مسیح موعود ہی ہے جیسے کہ فرمایا

"وہ احمد کے رنگ میں ہو کر میں ہوں۔" (اربعین ص۱۷)

پھر آگے چلکر فرمایا

"خدا نے جلالی رنگ کو منسوخ کر کے اسمہ احمد کا نمونہ ظاہر کرنا چاہا سو اسلئے قدیم وعدہ کے موافق اپنے مسیح موعود کو پیدا کیا۔ جو عیسٰے کا اوتار اور احمدی رنگ میں ہو کر جمال اخلاق کو ظاہر کرنے والا ہے۔" (اربعین ص۱۵)

پس معلوم ہوا کہ حضرت مسیح موعود ہی احمد ہیں۔ اور آپ اسمہ احمد میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے شریک ہیں چنانچہ فرمایا۔

"میں اسم احمد میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا شریک ہوں۔" (تحفہ گولڑویہ ص۹۶)

ان باتوں کو پڑھو جو خدا کے مسیح نے تحریر کیں۔ تا ایمان اور معرفت سے پُر کئے جاؤ۔ والسّلام

خاکسار محمد سعید احمدی

فتاویٰ نوریہ

یعنی

ان فتووں کا مجموعہ جو حضرت خلیفۃ المسیح اول مولانا مولوی نور الدین صاحب رضی اللہ عنہ نے اپنی چھ سالہ خلافت کے دوران میں مسائل متنازعہ فیہا کے متعلق دیئے۔ (ایڈیٹر)

(کلام امیر صفحہ ۱۱ کالم اول)

اپنی مسجدیں بناؤ فرمایا۔ لوگ اپنی مساجد بنانیکی طرف توجہ نہیں کرتے۔ لوگوں کو خیال ہوتا ہے کہ مسجد پر بڑا روپیہ خرچ ہوتا ہے۔ بڑا روپیہ خرچ کرنیکی ضرورت نہیں کوئی چھوٹا سا مٹی کا چبوترہ بنا لیں۔ اسپر نماز پڑھ لیا کریں۔ پھر کبھی توفیق ہو اسی کو چھت لیں خواہ کچی دیواریں۔ جہاں مسجد بنائی جائے وہاں دین کا استحکام ہوتا ہے (یعنی اے احمدیو تم اپنی مسجدیں الگ بناؤ غیر احمدیوں سے کیا تعلق؟)

کلام امیر صفحہ ۱۱ کالم دوم

غیر احمدی کو لڑکی کا ناطہ نہ دو ایک شخص نے دریافت کیا کہ جو کسی غیر احمدی کو اپنی لڑکی کا ناطہ دے اس کے پیچھے نماز جائز ہے یا نہیں۔ فرمایا جو غیر احمدی کو لڑکی دے وہ احمدی ہی نہیں اسکے پیچھے نماز کیسی۔

کلام امیر صفحہ ۲۶ کالم دوم

حضرت مسیح موعود نبی تھے۔ گجرات پنجاب کے ایک شخص نے حضرت خلیفۃ المسیح کو کہا کہ آپ جو حضرت مرزا صاحب کو نبی کہتے ہیں تو اس میں آپ شرک فی النبوۃ کرتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک دوسرا نبی بناتے ہیں۔ یہ بھی ایک قسم کا شرک ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح نے جواب دیا کہ وہ شرک ہے جس کے واسطے موسیٰ

جیسے نبی نے دعا کی کہ میرے بھائی کو میرے ساتھ شریک کیا جاوے۔ اور اللہ تعالےٰ نے
اس دعا کو قبول کیا اور موسیٰ کے ساتھ ہارون کو بھی نبی بنایا۔

کلام امیر صفحہ ۱۵ وصیت نور دین

اور عیسیٰ بن مریم جو نازل ہونے والا تھا وہ نازل ہو گیا .... یہی مُرسل ہے

کلام امیر صفحہ ۱۸

منکران خلافت پر فتوے

جواب عریضہ نمبر ۱ خلافت امر دینی ہے سورہ نور میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے
کہ میں خلیفے مقرر کرتا ہوں جو انہیں نہ مانے وہ فاسق ہے ......

جواب عریضہ نمبر ۲ خلافت کا نشان ولیمکنن ...... میں دیا گیا ہے۔ جس کو
خدا خلیفہ بناتا ہے اسکی مخالفت میں کون کھڑا ہو سکتا ہے۔ خدا نے آدم کو خلیفہ بنایا
داؤد کو خلیفہ بنایا۔ ابو بکر عمر کو خلیفہ بنایا۔ نور الدین کو خلیفہ بنایا۔ کوئی مخالفت کر کے
دیکھ لے کیا نتیجہ ہوتا ہے .... جواب عریضہ نمبر ۳ ...... انکی نشانی ہی
کہ وہ کامیاب ہوتے ہیں۔

بدر نمبر ۳۵ جلد ۷ - ۱۷ ستمبر ۱۹۰۸ء صفحہ کالم اوّل وصفحہ ۶ کالم اوّل

یہ نبوت کا زمانہ ہے

رسالہ البیان کے ایڈیٹر نے ...... لکھا ہے کہ ہمارا یہ زمانہ نبوت کا زمانہ نہیں
حضرت خلیفۃ المسیح کا جواب۔ آپکو اس بارے میں وحی نبوت ہوئی ہے کہ آپکا
زمانہ نبوت کا نہیں۔

بدر نمبر ۳۶ جلد ۷ صفحہ ۱۱ کالم ۳

مسیح موعود کے رسول خدا ہونیکا اقرار

ایک شخص کا سوال پیش ہوا کہ حضرت مرزا صاحب تو رسولِ خدا تھے
آیا آپ کے جنازہ میں مغفرت والی دعائیں پڑھی جائیں یا نہ۔ کیونکہ
استغفار کے معنے ہیں گذشتہ غلطیوں کے بد نتائج سے حفاظت اور آئندہ ان کے
وقوع و ارتکاب سے حفاظت اور یہاں دونوں مفقود۔

اس کے جواب میں حضرت خلیفۃ المسیح مولوی حکیم نور الدین صاحب نے فرمایا کہ جنازہ میں مغفرت کی دعائیں پڑھنی چاہئیں کیونکہ کسی کا استغفار بہت سے پہلوؤں سے ہوتا ہے کچھ اسکی ذات کے ساتھ تعلق رکھتا ہے اور کچھ اہل و عیال اور متعلقین اور متبعین کے متعلق ہوتا ہے علاوہ اسکے ہر حصہ میں کامل ہونا تو عبودیت کی شان کے برخلاف ہے کامل طور پر سبوح و قدوس تو اللہ تعالیٰ کی ہی ذات ہے باقی سب کو استغفار کی ضرورت ہی

بدر نمبر ۱۷ جلد ۹ مورخہ ۱۷ فروری ۱۹۱۰ء کالم ۲

ایک امام زندہ موجود ہونے کے سوا جماعت نہیں بنتی

فرمایا۔ اسوقت روئے زمین پر کوئی اہل سنت والجماعت نہیں مگر احمدی۔ جماعت تو وہی ہوگی جس کا امام ہو۔ کیا ہمارے مخالف مسلمان اگر ایک صف میں کھڑے کئے جائیں تو انکا کوئی امام ہی۔ ہرگز نہیں۔ ہاں احمدی جماعت کا خصوصیت سے امام ہی پس اسوقت احمدیوں کے سوائے کوئی اہل سنت والجماعۃ میں سے نہیں۔

بدر نمبر ۲۴ جلد ۹ صفحہ ۳ کالم ۲

شہادت خلیفۃ المسیح خلیفہ اول در عدالت ملتان بمقدمہ اقدام قتل بنام محمد تراب خان

مسیح موعود کے بعد سلسلہ خلفاء

میں حضرت مرزا صاحب کا خلیفہ اول ہوں۔ جماعت احمدیہ کا لیڈر ہوں قریباً ۴۵ سال سے حکمت کرتا ہوں۔ ریاست کشمیر میں شاہی طبیب تھا وہاں قریباً پندرہ سال رہا۔

بدر نمبر ۴۵ و ۴۶ جلد ۹ صفحہ ۲ کالم ۳

قل اللہ ثم ذرھم کے معنے

فرمایا۔ قل اللہ ثم ذرھم کے یہ معنے نہیں کہ اللہ اللہ کرتے رہو کیونکہ محض اللہ اللہ ذکر ہماری شریعت اسلامی میں ثابت نہیں بلکہ یہ تو جواب ہے من انزل اللہ کا یہ کتاب کس نے اتاری تو کہہ اللہ نے

بدر جلد ۱۰ – ۸ دسمبر ۱۹۱۰ء - دو خط حضرت خلیفہ اوّل کے

غیر احمدی کے پیچھے نماز پڑھنے والے یا غیر احمدی کو ناطہ دینے والیکو امام صلوٰۃ نہ بناؤ

(۱) السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ - صرف اللہ پر بھروسہ رکھو دنیا روزے چند عاقبت کار با خداوند - اللہ تعالےٰ ایسا بادشاہ ہی کہ ایک کے جانے سے قوم بخشتا ہے - فرماتا ہی - فسوف یاتی اللہ بقوم یحبھم - یہ اس کا فضل ہے ..... امام مسجد ہیں - اور یہ لوگ بہت کمزور ہوتے ہیں - وہ مجھے فرماتے تو میں انشاء اللہ بہت تدبیریں کر دیتا - مگر آپ بات جانے دو - وہ آپ کے پیچھے چاہیں تو نماز پڑھ لیں - ہم امام کے خلاف نہیں کر سکتے - قومیت باطل ہوتی ہی اور اس راز کو یہ لوگ نہیں سمجھتے - اس لئے آپ ان کے پیچھے نماز نہ پڑھیں اسکے داماد اور انکا کنبہ سخت دشمن ہیں - اللہ رحم کرے - نورالدین

(۲) السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ - صریح حکم حضرت امام کے خلاف کرنے والا ہمارا کیا لگتا ہے اور ہمارا اس سے کیا تعلق ہے - آپ اسکو ترک کر دیں - اللہ تعالےٰ اسکے بدلے کوئی بہتر پیش نماز پیدا کر دیگا - نورالدین - ۲۳ فروری ۱۹۰۹ء

بدر نمبر ۹ جلد ۱۰ - مورخہ ۵ جنوری ۱۹۱۱ء

غیر مکفّر غیر احمدی کے پیچھے نماز پڑھنے کی سخت ممانعت

حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت میں سوال پیش ہوا کہ جموں کے بعض مولوی صاحبان وہاں کی جماعت احمدیہ کو کہتے ہیں کہ ہم آپ احمدیوں کے ساتھ نماز پڑھنے کے واسطے طیار ہیں - آپ ہمارے امام کے پیچھے پڑھ لیا کریں - ہم آپ کے امام کے پیچھے پڑھ لیا کرینگے - ان صاحبان کو کیا جواب دیا جاوے فرمایا - انکو کہدو کہ قد بدت البغضاء من افواھکم وما تخفی صدورکم اکبر - جب تم ہمارے امام کو مفتری جانتے ہو اور مفتری ڈاکو - کنجر - دہریہ سے بدتر ہے - اللہ تعالےٰ فرماتا ہے ومن اظلم ممن افتریٰ علی اللہ کذبا - تو پھر ہم تمہارے پیچھے کس طرح نماز پڑھ سکتے ہیں - فرمایا کیا اتنی ترقی جو جماعت کو اب تک ہوئی ہے وہ منافقت کے میل ملاپ سے ہوئی ہے ؟ ہرگز نہیں - ایسے میل ملاپ سے کوئی فائدہ نہیں

جس میں منافقت پائی جاوے۔

بدر نمبر ۱۹ جلد ۱۰۔ مورخہ ۹ مارچ ۱۹۱۱ء

کلمہ گو وہی ہے جو سب ماموروں پر ایمان لائے

سوال پیش ہوا کہ جو غیر احمدی مسلمان ہم سے پوچھے کہ ہماری بابت تمہارا کیا خیال ہے اسے کیا جواب دیا جائے۔ فرمایا لا الٰہ الا اللہ ماننے کے نیچے خدا کے سارے ماموروں کے ماننے کا حکم آجاتا ہے۔ اللہ کو ماننے کا یہی مطلب ہے کہ اسکے سارے حکموں کو مانا جاویگا۔ اب سارے ماموروں کا ماننا لا الٰہ الا اللہ کے معنوں میں داخل ہے۔ حضرت آدم۔ حضرت ابراہیم۔ حضرت موسیٰ۔ حضرت مسیح ان سب کا ماننا اسی لا الٰہ الا اللہ کے ماتحت ہے۔ حالانکہ ایکا ذکر اس کلمہ میں نہیں۔ قرآن مجید کا ماننا۔ سیدنا حضرت محمد خاتم النبیین پر ایمان لانا۔ قیامت کا ماننا سب مسلمان جانتے ہیں کہ اس کلمہ کے مفہوم میں داخل ہے۔ اور یہ جو کہتے ہیں کہ ہم مرزا صاحب کو نیک مانتے ہیں لیکن وہ اپنے دعوی میں جھوٹے تھے۔ یہ لوگ بڑے جھوٹے ہیں خدا تعالےٰ فرماتا ہے من اظلم ممن افتری علی اللہ الکذب او کذب بالحق لما جاءہ۔ دنیا میں سب سے بڑھکر ظالم دو ہی ہیں۔ ایک جو اللہ پر افترا کرے۔ دوم جو حق کی تکذیب کرے۔ پس یہ کہنا کہ مرزا نیک ہے اور دعادی میں جھوٹا گویا نور و ظلمت کو جمع کرنا ہے جو ناممکن ہے۔

بدر نمبر ۲۴ جلد ۱۰۔ ۱۳ اپریل ۱۹۱۱ء

حضرت مرزا صاحب کو صرف مسلمان کہنے سے غیر مکفر نہیں کہلا سکتے

ایک دوست کا خط حضرت کی خدمت میں پیش ہوا۔ کہ بعض غیر احمدی یہ لکھدینے کو طیار ہیں کہ ہم مرزا صاحب کو مسلمان مانتے ہیں۔ فرمایا۔ پھر وہ مرزا صاحب کے دعوے اور الہام کے متعلق کیا کہینگے۔ مدعی وحی و الہام کے معاملہ میں دو ہی گروہ ہو سکتے ہیں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے من اظلم ممن افتریٰ علی اللہ کذبًا او کذب بالحق اذ جاءہ الیس فی جہنم مثوی للکفرین۔ اس سے بڑھکر ظالم کون ہے جو خدا تعالےٰ پر افترا کرے اسے

خدا کی طرف سے الہام نہ ہوا ہو اور کہے کہ مجھی ہوا ہے۔ ایسا ہی اس سے بڑھکر ظالم کون ہے جو اس حق کی تکذیب کرے یا تو مرزا صاحب اپنے دعوے میں سچے تھے انکو ماننا چاہیئے۔ یا جھوٹے تھے۔ انکا انکار کرنا چاہیئے۔ اگر مرزا صاحب مسلمان تھے تو انہوں نے سچ بولا اور وہ فی الواقع مامور تھے اور اگر انکا دعویٰ جھوٹا ہے تو پھر مسلمانی کیسی ہے؟

بدر نمبر ۲۴ جلد ۱۰ - ۱۳ ر اپریل ۱۹۱۱ء

مومن متشدد ہوتا ہی ایک شخص نے ذکر کیا کہ حضرت اقدس نے غیر احمدیوں کے حق میں بعض مقامات پر ایسی تحریریں لکھی ہیں۔ جنکو ان کی نسبت بولنے سے دل ڈرتا ہے۔ مثلاً ایک مقام پر فرمایا ہے۔ تمام سعید لوگ خدا کی اس آواز کو سُن کر قبول کرینگے۔ سوائے انکے جو دوزخ کے بھرنے کے واسطے ہیں فرمایا۔ ہمارے مخالف اُن عیسائیوں کو جو یلاد یورپ و امریکہ میں رہتے ہیں کیا سمجھتے ہیں۔ دہریہ کہتے ہیں اگر خدا میں رحم ہوتا تو چھوٹے بچے نہ مرتے اور نہ اس قدر انکو مصیبتیں ہوتیں جن میں چھوٹی عمر میں مُبتلا ہو جاتے ہیں۔ پس اس قسم کے ترس کے لفظوں کا نتیجہ دہریّت ہے یا مرزا کا انکار کر دیا جائے۔ تناسخ کا مسئلہ بھی ایسے ہی خیالات سے پیدا ہوا ہے۔ فیثا غورث کو انہی مشکلات نے تناسخ کا قائل کر دیا تھا۔

بدر نمبر ۲۴ جلد ۱ - ۱۳ ر اپریل ۱۹۱۱ء

ہم مسیح موعود کو نبی کہینگے خواہ لوگ ہمیں کافر کہیں ذکر تھا کہ مولوی محمد حسین صاحب نے لکھا ہے کہ اگر احمدی مرزا صاحب کو نبی کہنا چھوڑ دیں تو ہم کفر کا فتوے واپس لینگے فرمایا۔ ہمیں ان فتووں کی کیا پروا ہے۔ اور وہ حقیقت ہی کیا رکھتے ہیں۔ جب سے مولوی محمد حسین نے فتوے دیا وہ دیکھے کہ اسکے بعد آجتک اسکی عزت کہاں تک پہنچگئی ہے اور مرزا صاحب کی عزت نے کسقدر ترقی کی ہے۔

بدر نمبر ۷ ۲ جلد ۱ - ۴ ر مئی ۱۹۱۲ء

حضرت مسیح موعود کے تمام دعاوی کو ماننا مدار نجات ہے میں اللہ تعالےٰ کی قسم کھا کر اعلان کرتا ہوں کہ میں مرزا صاحب

کے تمام دعاوی کو دل سے مانتا اور یقین کرتا ہوں۔ اور انکے معتقدات کو نجات کا مدار ماننا میرا ایمان ہے۔ نورالدین (دستخط حضرت خلیفۃ المسیح)

بدر نمبر ۳۹ جلد ۱۰- ۲۷ر جولائی ۱۹۱۱ء

ہم ہر قسم کے غیر احمدی کے پیچھے نماز کیوں نہیں پڑھتے

حضرت خلیفۃ المسیح خلیفہ اول کا خط ایک شخص کے خط جواب میں۔ اس شخص کا سوال یہ ہے کہ غیر احمدی خواہ کوئی کیوں نہ ہو اسکے پیچھے نماز جائز نہیں۔ میں نہایت ادب سے دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ یہ صحیح ہے یا نہیں۔ اگر صحیح ہے تو کس حکم قرآنی یا حدیث نبوی کے مطابق یہ حکم دیا گیا ہے۔

جواب

.... آپ مجھ سے وہ آیت و حدیث دریافت فرماتے ہیں جن کی بنا پر ہم لوگ انکے پیچھے نماز نہیں پڑھتے۔ مجھے اس دریافت پر خوشی ہوئی۔ وجعلنا منھم ائمۃ یھدون بامرنا لما صبروا وکانوا بآیتنا یوقنون۔ امام بننے کیلئے اس آیت کریمہ میں ارشاد ہے کہ ائمہ وہ ہیں جو ہمارے حکم کے مطابق ہدایت فرماتے ہیں۔ جبکہ وہ صبر کرتے ہیں۔ اور ہماری بات پر یقین کرتے ہیں۔ آپ غور فرماویں کہ ایک آیت کے اندر تین شرطیں ہیں۔ کیا آپ فرما سکتے ہیں کہ یہ فتوٰی گر قاتل کافر کہنے والے زہر دینے والے عورتیں چھیننے والے ان شرائط کے جامع ہیں۔ یہ انصاف آپ پر ہے اور حدیث شریف میں آیا ہے من قال لاخیہ المسلم یا کافر فقد باء بہ احدھما۔ ہم یقیناً اللہ تعالیٰ کو وحدہ لاشریک مانتے ہیں۔ ملائکہ۔ انبیاء و رسل۔ کتب اللہ پر ایمان ہے۔ نمازیں پڑھتے زکوٰتیں دیتے۔ حج کرتے۔ روزہ رکھتے ہیں اور یہ ہمارا ایمان ہے۔ پھر جو ہمیں کافر کہتا ہے اور کافر سے بدتر ہم سے معاملہ کرتا ہے وہ اس حدیث کے مطابق اپنے آپکو کیا فتوے دیتا ہے۔ ہم فتوے نہیں دیتے۔ قرآن کریم نے دو شخصوں کو بڑا ظالم ٹھہرایا ہے۔ ایک

وہ جو اللہ تعالےٰ پر افترا باندھے۔ دوسرا وہ جو راستباز کو اور اسکی حق تعلیم کا انکار کرے۔ قرآن مجید میں ہے۔ ومن اظلم ممن افترٰی علی اللہ کذبًا او کذب بالحق لمّا جاءہ۔ اب ظالم تریا مرزا ہے یا یہ مکفرین۔ مرزا کو تو ہم مفتری نہیں مان سکتے اب انکو کیا کہیں۔ یہ مضمون کسی قدر مفصّل لکھنے کے قابل ہے اور بیماری اجازت نہیں دیتی۔ اگر مفید نہ ہوا تو انشاء اللہ تعالےٰ مکرر عرض کرونگا۔

(نور الدّین ۱۷ ر جولائی ۱۹۱۱ء)

بدر نمبر ۴۴ و ۴۵ جلد ۱۰ - ۱۵ ر اکتوبر ۱۹۱۱ء

حضرت مرزا صاحب کو بزرگ کہنے سے مسلمان نہیں ہو سکتا

ایک غیر احمدی کا خط پیش ہوا کہ مجھے آپکے میموریل جمعہ کے ساتھ اتفاق ہے۔ میں اپنے خیال کے مطابق کسی مسیح کی آمد کا منتظر نہیں ہوں۔ اور نہ کسی کی ضرورت ہے۔ اور نہ خلیفۃ المسیح کی ضرورت ہے۔ البتہ نیکوکار خدا پرست رہبروں کی ہر زمانے میں ضرورت ہے۔ اور مرزا صاحب مرحوم اور جناب کی مثال جتنے بزرگ دنیا میں پیدا ہوں کم ہیں۔

فرمایا۔ یہ مسئلہ میری سمجھ میں نہیں آتا کہ ایسے فقرات بولنے والے لوگ کیا مطلب اپنے الفاظ کا رکھتے ہیں۔ مرزا صاحب کا دعوےٰ تھا کہ میں مسیح ہوں۔ مہدی ہوں۔ خدا مجھ سے ہمکلام ہوتا ہے۔ وہ برابر اپنے الہام سناتے رہے۔ اب یا تو ایسا شخص اپنے دعوے میں سچا ہے اور اس قابل ہے کہ اسے مسیح مان لیا جائے اور یا وہ خدا پر افترا کرتا ہے۔ اور قرآن شریف میں لکھا ہے کہ مفتری سے بڑھکر کوئی ظالم نہیں۔ راہیں تو دو ہی ہیں۔ معلوم نہیں کہ یہ تیسری راہ کہاں سے لوگوں نے فرض کر لی ہے۔

بدر نمبر ۴۴ و ۴۵ جلد ۱۰ - مورخہ ۵ - اکتوبر ۱۹۱۱ء

فرمایا۔ جب اللہ تعالےٰ ایک جماعت بنانے کا ارادہ کرتا ہے اور کوئی مصلح دنیا میں بھیجتا ہے تو انہی لوگوں میں سے جنکی وہ اصلاح کرنا چاہتا ہے ایک مفسد گروہ پیدا ہو جاتا ہے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وبارک وسلم جیسے شاندار نبی کے زمانہ میں بھی ایسے مفسد کھڑے ہوئے۔

بدر جلد ۱۱ نمبر ۲ و ۳ - ۹ نومبر ۱۹۱۱ء

خلافت خدا کے اختیار میں ہے

فرمایا۔ خدا جسے چاہتا ہے خلیفہ بناتا ہے خدا کی مرضی سے خلافت ہوتی خدا خود بناتا ہے۔ سورہ نور میں لکھا ہے کہ خدا خود خلیفہ بناتا ہے۔

بدر نمبر ۸ و ۹ جلد ۱۱ مورخہ ۳۰ نومبر ۱۹۱۱ء

غیر احمدی کے جنازہ کی ممانعت

ایک شخص نے دریافت کیا کہ کیا ہم غیر احمدی کے درثاد کی خواہش پر اپنے امام کے پیچھے اس غیر احمدی کا جنازہ پڑھ لیا کریں۔

فرمایا۔ یہ خطرناک بات ہے۔ ہمیں سمجھ میں نہیں آتا کہ ہم اسکے لئے کیا دعا کرینگے کہ اے خدا اس شخص نے تیرے مامور کو نہیں مانا اسواسطے اسکو جنت نصیب کر۔

بدر نمبر ۱۷ جلد ۱۱۔ مورخہ ۲۵ جنوری ۱۹۱۲ء

خلافت کی پوزیشن

میں خلیفۃ المسیح ہوں اور خدا نے مجھے بنایا ہے ...... خدا تعالےٰ نے مجھے یہ ردا پہنادی ہے .... اُس نے آپ۔ نہ تم میں سے کسی نے مجھے خلافت کا کرتہ پہنا دیا۔ ...... معزول کرنا اب تمہارے اختیار میں نہیں ایک وہ خلیفہ ہوتا ہے جو لیستخلفنهم فی الارض میں موعود ہے ...... تم معزول کرنے کی طاقت نہیں رکھتے۔ میں تم سے کسی کا بھی شکر گزار نہیں ہوں۔ جھوٹا ہے وہ شخص جو کہتا ہے کہ ہمنے خلیفہ بنایا۔ مجھے یہ لفظ ہی دُکھ دیتا ہے جو کسی نے کہا کہ پارلیمنٹوں کا زمانہ ہے ... میں کہتا ہوں وہ بھی توبہ کرے جو اس سلسلہ کو پارلیمنٹ اور دستوری سمجھتا ہے ...... مجھے وہ لفظ خوب یاد ہیں کہ ایران میں پارلیمنٹ ہو گئی اور دستوری کا زمانہ ہے انہوں نے اس قسم کے الفاظ بولکر جھوٹ بولا بے ادبی کی ..... میں پھر کہتا ہوں وہ اب بھی توبہ کر لیں ..... اور حضرت مسیح موعود اور مہدی بھی آچکے جس کا خدا نے اپنے فضل سے مجھکو خلیفہ بنایا۔

بدر نمبر ۱۷ جلد ۱۱ مورخہ ۲۵ جنوری ۱۹۱۲ء

تمہارا مال جو میرے پاس نذر کے رنگ میں آتا تھا اس سے پہلے اپریل تک میں اُسی مولوی محمد علی کو دیدیا کرتا تھا۔ مگر کسی کو غلطی میں ڈالا اور اُس نے کہا کہ یہ ہمارا روپیہ ہے اور ہم اسکے محافظ ہیں۔ تب مینے محض خدا کی رضا کے لئے اُس روپیہ کو دینا بند کر دیا کہ میں دیکھوں یہ کیا کر سکتے ہیں۔ ایسا کہنے والے نے غلطی کی نہیں بے ادبی کی۔ اسے چاہیئے کہ وہ توبہ کرے۔ میں پھر کہتا ہوں کہ وہ توبہ کرے۔ اب بھی توبہ کرلیں۔ ایسے لوگ اگر توبہ نہ کرینگے تو انکے لئے اچھا نہ ہوگا ایک وقت کسی نے مجھ سے جھگڑا کیا۔ اسوقت کے بعد سے میں ایسے اموال انکو نہیں دیتا جو بخصوص مجھے ہی دیئے جاتے ہیں۔

کلام امیر صفحہ اول کالم ۲

مسیح موعود "ومبشراً برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد" کے مصداق ہیں

سائل تو صرف احمد کے متعلق کھول کر بیان چاہتا ہے یہاں تو خدا نے احمد کے بعد نور کی طرف بھی قرآن شریف میں اشارہ کر دیا ہے آگے دین کا لفظ بھی ہے۔ اور اس نور کو نہ ماننے کے متعلق بھی کہا ہے ولو کرہ الکفرون۔

بدر یکم فروری ۱۹۱۲ء

خلیفہ کی بیعت واجب ہے

تم اس حبل اللہ (خلافت) کو مضبوط پکڑو۔ یہ بھی خدا ہی کی رسی ہے جس نے تمہارے متفرق اجزا کو اکٹھا کر دیا (ثابت ہوا کہ بیعت خلیفہ واجب ہے بحکم واعتصموا بحبل اللہ جمیعًا)

بدر نمبر ۲۶ و ۲۷ مورخہ ۱۱ اپریل جلد ۱۱ ص ۲ ۱۹۱۲ء

کسی غیر احمدی کے پیچھے نماز جائز نہیں

ایک شخص نے دریافت کیا کہ ایک غیر احمدی نیک طینت پنجوقتہ نماز گزار حضرت مرزا صاحب کا مدح خواں انکے دعوے پر غور کر رہا ہے۔ کیا ایسے شخص کے پیچھے احمدی نماز پڑھ لے۔

فرمایا۔ یہ سب ترکیبیں ہیں جو لوگ بناتے ہیں۔ میں ایسی تراکیب کو پسند نہیں کرتا۔

بدر نمبر ۱ جلد ۲ مورخہ ۴ جولائی ۱۹۱۲ء صفحہ ۴ کالم ۳

مسیح موعود خدا کا مُرسل

ایک مرزا (علیہ السلام) آیا۔ اس نے لوگوں کو نصائح کیں اور اشتہار دیئے کہ وہ خدا تعالےٰ کی طرف سے مامور و مرسل ہو کر آیا ہے۔ اس تاجر نے اسکو قبول کیا۔

بدر نمبر ۱ صفحہ ۷۔ تقریر حضرت خلیفۃ المسیح بمقام لاہور احمدیہ بلڈنگ جو حضرت خلیفۃ المسیح کی اصلاح و تصدیق سے شائع ہوئی۔

خلیفہ کا رتبہ اور مسئلہ تکفیر پر فیصلہ کن تقریر

. . . . . اللہ تعالےٰ ہی نے مجھے خلیفہ بنایا ہے۔ اگر کوئی کہے۔ کہ انجمن نے خلیفہ بنایا ہے تو وہ جھوٹا ہے۔ اس قسم کے خیالات ہلاکت کی حد تک پہنچاتے ہیں۔ تم ان سے بچو۔ پھر سُن رکھو کہ مجھے نہ کسی انسان نے نہ کسی انجمن نے خلیفہ بنایا اور نہ میں کسی انجمن کو اس قابل سمجھتا ہوں کہ وہ خلیفہ بنائے۔ پس مجھکو نہ کسی انجمن نے بنایا اور نہ میں اسکے بنانے کی قدر کرتا اور اسکے چھوڑ دینے پر تھوکتا بھی نہیں۔ اور نہ اب کسی میں طاقت ہے کہ وہ اس خلافت کی ردا کو مجھ سے چھین لے۔ اب سوال ہوتا ہے کہ خلافت حق کس کا ہے؟ ایک میرا نہایت ہی پیارا **محمود** ہے جو میرے آقا اور محسن کا بیٹا ہے۔ پھر دامادی کے لحاظ سے نواب محمد علیخان کو کہدیں۔ پھر خسر کی حیثیت سے ناصر نواب صاحب کا حق ہے یا ام المومنین کا حق ہے جو حضرت صاحب کی بیوی ہیں۔ یہی لوگ ہیں جو خلافت کے حقدار ہو سکتے ہیں۔ یہ سب کے سب میرے فرمانبردار اور وفادار ہیں اور انہوں نے اپنا دعوے انکے سامنے پیش نہیں کیا۔ مرزا صاحب کی اولاد دل سے میری فدائی ہے۔ میں سچ کہتا ہوں کہ جتنی فرمانبرداری میرا پیارا محمود۔ بشیر۔ شریف۔ نواب ناصر۔ نواب محمد علی خان کرتا ہے تم میں سے ایک بھی نظر نہیں آتا . . . . میاں محمود بالغ ہے . . . . . وہ میرا سچا فرمانبردار ہے اور ایسا فرمانبردار کہ تم بھی ایک نہیں . . . . . میرے وہم و خیال میں بھی یہ بات نہ تھی۔ مگر اللہ تعالےٰ کی مشیت نے چاہا اور اپنے مصالح سے چاہا مجھے تمہارا

امام و خلیفہ بنا دیا اور جو تمہارے خیال میں حقدار تھے انکو بھی میرے سامنے جھکا دیا۔ اب تم اعتراض کرنے والے کون ہو۔ اگر اعتراض ہے تو جاؤ خدا پر اعتراض کرو مگر اس گستاخی اور بے ادبی کے وبال سے بھی آگاہ ہو ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ جو سنتا ہے وہ سن لے اور خوب سن لے اور جو نہیں سنتا اس کو سننے والے پہنچا دیں کہ یہ اعتراض کرنا کہ خلافت حقدار کو نہیں پہنچی رافضیوں کا عقیدہ ہے۔ اس سے توبہ کرو۔ اللہ تعالے نے اپنے ہاتھ سے جس کو حقدار سمجھا۔ خلیفہ بنا دیا جو اسکی مخالفت کرتا ہے وہ جھوٹا اور فاسق ہے۔ فرشتے بنکر اطاعت اور فرمانبرداری اختیار کرو۔ ابلیس نہ بنو۔

دوسرا مسئلہ جس پر اختلاف ہوتا ہے وہ اکفار کا مسئلہ ہے۔ اپنے مخالفوں کو کیا سمجھنا چاہیئے؟ اس مسئلہ کے متعلق تم آپس میں جھگڑتے ہو۔ ہمارے بادشاہ ہمارے آقا مرزا صاحب نے اسکو کھول کر بیان کر دیا ہے۔ مگر تم پھر بھی جھگڑتے ہو ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ انبیاء کی ضرورت اور انپر ایمان کے متعلق قرآن مجید نے کھولکر بیان کیا ہے۔ غرض مثنوی کے مصنف نے ایک حکایت لکھی ہے کہ پچھلی قوم کو ایک ہادی کے ماننے میں سہولت ہوتی ہے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ مگر پہلوں کو مشکل ہوتی ہے۔ اُن کے مقابلہ میں پچھلوں کو سہولت اور آسانی ہوتی ہے۔ وہ پہلوں کی تعلیم پیش کر دیتا ہے مگر وہ کہتے ہیں کہ باوجودیکہ پہلے نبی پچھلوں کے لئے راہ صاف کر جاتے ہیں۔ مگر پھر بھی پیچھے آنے والوں پر ان کی قوم اعتراض کر دیتی اور ان کا انکار کر دیتی ہے۔ پس یہ کیسی صاف راہ ہے۔ ہر نبی کے زمانہ میں لوگوں کے کفر اور ایمان کے اصول کلام الہی میں موجود ہیں۔ جب کوئی نبی آیا اسکے ماننے اور نہ ماننے والوں کے متعلق کیا وقت باقی رہ جاتی ہے؟ ایچا پیچی کرنی اور بات ہے ورنہ اللہ تعالےٰ نے کفر ایمان اور شرک کو کھولکر بیان کر دیا ہے۔ پہلے نبی آتے رہے۔ ان کے وقت میں دو ہی قومیں تھیں۔ ماننے والے اور نہ ماننے والے۔ کیا ان کے متعلق کوئی شبہ تمہیں پیدا ہوا؟ اور کوئی سوال اٹھا کہ نہ ماننے والوں کو کیا کہیں جواب تم کہتے ہو کہ مرزا صاحب کے نہ ماننے والوں کو کیا کہیں ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ غرض کفر و ایمان

کے اصول تم کو بتا دیئے گئے ہیں حضرت صاحب خدا کے مرسل ہیں۔ اگر وہ نبی کا لفظ اپنی نسبت نہ بولتے تو بخاری کی حدیث کو نعوذ باللہ غلط قرار دیتے جس میں آنے والے کا نام نبی اللہ رکھا ہے پس وہ نبی کا لفظ بولنے پر مجبور ہیں۔ اب ان کے ماننے اور انکار کا مسئلہ صاف ہے عربی بولی میں کفر انکار ہی کو کہتے ہیں۔ ایک شخص اسلام کو مانتا ہے۔ اسی حصہ میں اسکو اپنے قریبی سمجھ لو۔ جس طرح پر یہود کے مقابلہ میں عیسائیوں کو قریبی سمجھتے ہو اسی طرح پر یہ مرزا صاحب کا انکار کر کے ہمارے قریبی ہو سکتے ہیں۔ اور پھر مرزا صاحب کے بعد میرا انکار ایسا ہی ہے جیسے رافضی صحابہ کا کرتے ہیں۔ .... خلافت کیسری کی دکان کا سودا واٹر نہیں۔ تم اس بکھیڑے سے کچھ فائدہ نہیں اٹھا سکتے۔ نہ تمکو کسی نے خلیفہ بنانا ہے اور نہ میری زندگی میں کوئی اور بن سکتا ہے۔ میں جب مر جاؤنگا تو پھر وہی کھڑا ہوگا جس کو خدا چاہے گا۔ اور خدا اسکو آپ کھڑا کر دیگا۔ تم نے میرے ہاتھوں پر اقرار کئے ہیں تم خلافت کا نام نہ لو مجھے خدا نے خلیفہ بنا دیا ہے اور اب نہ تمہارے کہنے سے معزول ہو سکتا ہوں اور نہ کسی میں طاقت ہے کہ وہ معزول کرے۔ اگر تم زیادہ زور دوگے تو یاد رکھو میرے پاس ایسے خالد بن ولید ہیں جو تمہیں مرتدوں کی طرح سزا دینگے۔ ......
...... کبھی کبھی مجھے ان حالتوں کو دیکھکر بددعا کا جوش آتا ہے مگر پھر رحم سے کام لیتا ہوں توبہ کر لو۔ ہماری زندگی میں چھوڑ دو۔ تھوڑے دن صبر کرو پھر جو پیچھے آئے گا اللہ تعالےٰ جیسا چاہے گا وہ تم سے معاملہ کریگا۔

سنو! تمہاری نزاعیں تین قسم کی ہیں۔ اول ان امور اور مسائل کے متعلق ہیں جن کا فیصلہ حضرت صاحب نے کر دیا ہے۔ جو حضرت صاحب کے فیصلہ کے خلاف کرتا ہے وہ احمدی نہیں۔ جن پر حضرت صاحب نے گفتگو نہیں کی انپر بولنے کا تمہیں خود کوئی حق نہیں جب تک ہمارے دربار سے تم کو اجازت نہ ملے۔ پس جب تک خلیفہ نہیں بولتا یا خلیفہ کا خلیفہ دنیا میں نہیں آتا۔ ان پر رائے زنی نہ کرو۔

بدر نمبر ۲ جلد ۱۲ مورخہ ۱۱ر جولائی ۱۹۱۲ء صفحہ ۲ کالم اوّل

حضرت مسیح موعود کے ماننے کے بغیر نجات نہیں

ایک شخص نے حضرت خلیفۃ المسیح سے سوال کیا کہ حضرت مرزا صاحب کے ماننے کے بغیر نجات ہے یا نہیں؟ فرمایا۔ اگر خدا کا کلام سچ ہے تو مرزا صاحب کے ماننے کے بغیر نجات نہیں ہو سکتی۔

بدر نمبر ۸ جلد ۱۲ مورخہ ۲۲ر اگست ۱۹۱۲ء

حضرت مسیح موعود ہی مہدی ہیں

سوال۔ کیا مرزا صاحب مہدی تھے؟ جواب از طرف حضرت خلیفۃ المسیح۔ ہاں مہدی تھے؟ سوال۔ کیا مسیح اور مہدی ایک ہیں۔ جواب از طرف حضرت خلیفۃ المسیح۔ ابن ماجہ صفحہ ۲۵۷ میں حدیث ہے لا المہدی الا عیسےٰ۔ اور مسند امام حنبل میں بھی یہ حدیث ہے جلد ۲ صفحہ ۴۱۱ عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یوشک من عاش منکم ان یلقی عیسیٰ ابن مریم اماما مھدیا وحکما عدلا فیکسر الصلیب ویقتل الخنزیر والجزیۃ وتضع الحرب اوزارھا۔ اور ہمارے نزدیک کئی مہدی ہیں۔ ابوبکر۔ عمر عثمان وحیدر کرار۔ عبداللہ بن زبیر۔ محمد عبداللہ بن حسن مثنیٰ۔ مہدی ہارون کے والد فاتح قسطنطنیہ۔ مگر جو مسیح کے زمانہ میں مہدی ہوگا وہ مہدی اور عیسےٰ ایک ہے۔

بدر نمبر ۵۱ جلد ۱۴ مورخہ ۲۳ر اکتوبر ۱۹۱۳ء

مسلمان کون ہے

ایک شخص نے سوال کیا کہ آپ غیر احمدیوں کو مسلمان سمجھتے ہیں یا نہیں فرمایا میرے خیال میں مسلمان وہ ہے جو اللہ تعالےٰ کے حکموں کو مانتے۔ ایک شخص اگر مسیح اور مہدی ہونے کا دعوے کرتا ہے تو مدعی دو حال سے خالی نہیں یا تو وہ جھوٹا ہے تب تو اس سے بڑھکر کوئی شریر نہیں اور اگر وہ سچا ہے تو اس کو نہ ماننے والا خدا تعالےٰ سے جنگ کرتا ہے۔

کلام الامام مندرجہ الحکم نمبر ۲۲ جلد ۱۳ مورخہ ۲۸ جون ۱۹۰۹ء

مسیح موعود کا منکر کون ہے؟

ایک غیر احمدی مولوی نے ہماری دعوت کی۔ یہ غلام محمد امرتسری بھی ہمارے ساتھ تھے وہ میزبان خود تو پنکھا جھلنے کھڑا ہو گیا اور دوسرے مولوی کو پہلے ہی ہم سے بحث کرنے کو لاکر ہمارے پاس بٹھا دیا تھا۔ بہت سی باتیں نرمی و محبت کی کرتا رہا کہ ہم تو عیسٰی کو مرا ہوا مانتے ہیں۔ اور مرزا صاحب کو بڑا راستباز جانتے ہیں۔ اور بھی سب باتوں کو مانتے ہی ہیں گویا آپ کے مرید ہی ہیں۔ مولوی صاحب! ذرا یہ چھوٹا سا مسئلہ بتائیے کہ جو شخص مرزا صاحب کو نہ مانے اس کے متعلق آپ کیا کہتے ہیں؟ میں نے کہا کہ ایک طرف موسیٰ علیہ السلام ہیں۔ دوسری طرف حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ پھر ایک طرف موسوی مسیح ہیں دوسری طرف محمدی مسیح۔ موسیٰ علیہ السلام کے منکر کو کیا سمجھنا چاہیئے آپ جانتے ہی ہیں۔ پھر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے منکر کو کیا سمجھنا چاہیئے یہ بھی آپ کو معلوم ہے۔ اسی طرح موسوی مسیح کے منکر کو بھی جو کچھ سمجھتے ہیں۔ اس کے مقابلہ میں محمدی مسیح کے منکر کو کیا سمجھیں۔ یہ آپ خود ہی تجویز فرما سکتے تھے یہ سنکر اپنے لڑکے سے کہنے لگا جلدی سے کھانا لا۔ بحث کرنا کوئی معمولی بات نہیں۔ ۱۵ مئی ۱۹۰۹ء در مسجد مبارک

کلام الامام الحکم نمبر ۲۵ جلد ۱۳ مورخہ ۷ جولائی ۱۹۰۹ء

ختم نبوت کے یہ معنے نہیں کہ اب آنحضرت کے فیض سے بھی کوئی نبی نہیں ہو سکتا۔

جب حضرت صاحب نے فتح اسلام لکھی تو ایک مولوی عطاء اللہ انہی دنوں میں یہاں آیا۔ وہ اس کتاب کو کہ وہ ابھی شائع بھی نہیں ہوئی تھی اچھی طرح پڑھ کر لدھیانہ گیا۔ میں بھی وہاں تھا اور مجھ کو فتح اسلام کا مطلق حال معلوم نہ تھا۔ عطاء اللہ نے وہاں جاکر خان بہادر وغیرہ کئی آدمیوں سے کہا کہ میں نورالدین کو ابھی متغیر کئے دیتا ہوں۔ میرے پاس آیا اور کہا ختم نبوت کے کیا معنے ہیں؟ میں نے مختصر طور پر جو اس زمانہ میں سمجھتا تھا۔ اس نے کہا کہ اچھا اب اگر

اس زمانہ میں کوئی شخص نبوت کا دعویٰ کرے تو اسکو آپ کیا سمجھینگے۔ مینے کہا کہ اگر وہ راستباز انسان ہی اور ہمنے اسکو راستباز مان لیا ہے پھر تو ہمکو کوئی دقت ہی نہیں۔ کیونکہ ختم نبوت کے جو معنے وہ بتائے گا وہی ٹھیک ہوں گے۔ یہ سُنکر عطاء اللہ میرے پاس سے اٹھکر چلا گیا اور خان بہادر سے جاکر کہا کہ مولوی تو لاعلاج پڑا ہوا ہے۔ ۱۶ر مئی ۱۹۰۹ء

الحکم جلد ۱۵ نمبر ۱ مورخہ ۷ر جنوری ۱۹۱۱ء صفحہ ۱۱ کالم اوّل

امام کی اطاعت

تم سکرٹری لوگ ہو پریسیڈنٹ بھی ہیں تمہیں کبھی کبھی مشکلات پیش آجاتے ہونگے اور پھر اسی سے عناد بڑھ جاتا ہے اوّل تو اس غلطی سے کہ کیوں مجھے عہدہ دار نہ بنایا۔ میرا اپنا تو ایمان ہی کہ اگر حضرت صاحب کی لڑکی حفیظ (امت الحفیظ) کو امام بنالیتے تو سب سے پہلے میں بیعت کرلیتا اور اسکی ایسی ہی اطاعت کرتا جیسی مرزا کی فرمانبرداری کرتا تھا .... مینے ابھی کہا ہی کہ اگر حفیظ (امت الحفیظ) کو امام بنالیتے تو اسکی بھی مرزا صاحب جیسی ہی فرمانبرداری کرتا۔ بڑی غلطی یا شوخی یا بے ادبی بعض آدمیوں سے ہوئی۔ اب ہم نے درگزر کردیا ہے مگر انہوں نے حق نہیں سمجھا کہ کیا امامت کا حق ہوتا ہے۔

الحکم نمبر ۷ و ۸ جلد ۱۵ مورخہ ۲۱ و ۲۸ر فروری ۱۹۱۱ء صفحہ ۲ کالم ۲

احمدیوں غیر احمدیوں میں اصولی اختلاف ہی

۲۷ر فروری ۱۹۱۱ء کو قبل دوپہر آپکی خدمت میں یہ سوال پیش کیا گیا کہ کیا احمدیوں اور غیر احمدیوں میں کوئی فروعی اختلاف ہے؟ حضرت خلیفۃ المسیح نے جو کچھ اسکا جواب دیا میں اسکے مفہوم کو اپنے حافظہ سے اپنے الفاظ میں لکھتا ہوں۔ فرمایا یہ بات تو بالکل غلط ہے کہ ہمارے اور غیر احمدیوں کے درمیان کوئی فروعی اختلاف ہی۔ کیونکہ جس طرح پر وہ نماز پڑھتے ہیں ہم بھی اسی طرح پڑھتے ہیں۔ اور زکوٰۃ اور حج اور روزوں کے متعلق ہمارے اور انکے درمیان کوئی اختلاف نہیں ہے میری سمجھ میں ہمارے اور انکے درمیان اصولی فرق ہے اور وہ یہ ہے کہ ایمان کے لئے یہ ضروری ہی کہ اللہ تعالےٰ پر ایمان ہو اسکے ملائکہ پر کتب سماویہ پر اور رسل پر خیر و شر کے اندازوں پر

اور بعث بعد الموت پر۔ اب غور طلب امر یہ ہے کہ ہمارے مخالف بھی یہی مانتے ہیں اور اسکا دعویٰ کرتے ہیں لیکن یہاں سے ہی ہمارا اور اُن کا اختلاف شروع ہو جاتا ہے۔ ایمان بالرسل اگر نہ ہو تو کوئی شخص مومن مسلمان نہیں ہو سکتا۔ اور اس ایمان بالرسل میں کوئی تخصیص عام ہے خواہ وہ نبی پہلے آئے یا بعد میں آئے۔ ہندوستان میں ہوں یا کسی اور ملک میں۔ کسی مامور من اللہ کا انکار کفر ہو جاتا ہے۔ ہمارے مخالف حضرت مرزا صاحب کی ماموریت کے منکر ہیں۔ اب بتاؤ کہ یہ اختلاف فروعی کیونکر ہوا۔ قرآن مجید میں تو لکھا ہے لا نفرق بین احد من رسلہ۔ لیکن حضرت مسیح موعود کے انکار میں تو تفرقہ ہوتا ہے۔ رہی یہ بات کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو قرآن مجید میں خاتم النبیین فرمایا۔ ہم اس پر ایمان لاتے ہیں اور ہمارا یہ مذہب ہے کہ اگر کوئی شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین یقین نہ کرے تو بالاتفاق کافر ہے۔ یہ جدا امر ہے کہ ہم اسکے کیا معنے کرتے ہیں اور ہمارے مخالف کیا۔ اس خاتم النبیین کی بحث کو لا نفرق بین احد من رسلہ سے تعلق نہیں۔ وہ ایک الگ امر ہے۔ اس لئے **میں تو اپنے اور غیر احمدیوں کے درمیان اصولی فرق سمجھتا ہوں۔"**

الحکم نمبر ۸ جلد ۱۵ مورخہ ۷ مارچ ۱۹۱۱ء

ہماری ہستی الگ رہنے میں ہے

فرمایا۔ اشتراک کا ہم نے فیصلہ کر دیا ہے۔ مشترک امور میں مل کر کام کرنا ضروری ہے۔ لیکن امتیاز قائم رکھنا بھی ضرور ہے۔ اسکے لئے چار وجوہ ہیں (۱) امتیاز ترقی کا موجب ہوتا ہے۔ امتیاز نہ ہے تو قوم گھل مل کر تباہ ہو جاتی ہے (۲) اگر کسی کے ماں باپ یا زمین کا مقدمہ کسی امام مسجد کے ساتھ ہو تو لوگوں کا دستور ہے کہ اسکے پیچھے نماز نہیں پڑھتے۔ پس جب ہمارے مامور من اللہ کو یہ لوگ جھوٹا سمجھتے ہیں تو ہماری غیرت کسطرح برداشت کر سکتی ہے کہ انکو اپنا امام صلوٰۃ بنا لیں (۳) جب تک تمیز نہ ہو نہ امر بالمعروف ہی رہتا ہے نہ نہی عن المنکر۔ تمہارے لکچروں کی عزت بھی احمدی نام سے ہی ہوئی ہے۔ (۴) خود نام رکھنا ہی ترقی کا موجب ہوتا ہے (۵) جب کوئی قوم ممتاز ہوتی ہے

تو قوم اس کی مخالفت کرتی ہے۔ پھر جوں جوں مخالفت ہوتی ہے اس ہم تاریخ ماننے والے کو سعی اور دعا کا موقعہ ملتا ہے۔ یاد رکھو جب تک مشکلات پیش نہ آویں دعا اور کوشش کا موقع نہ ملے ترقی نہیں ہو سکتی۔ سعی کوشش جہاد دعا کے لئے ضرور ہیں۔ صلح کل میں نہیں ہو سکتا۔

الحکم نمبر ۲۳ جلد ۱۵ مورخہ ۲۱/۱۴ ستمبر ۱۹۱۱ء کالم ۲ صفحہ ۱۰۔ بواسطہ ظہیر

خلیفہ کا فیصلہ بہر حال ماننا پڑیگا

نیز فرمایا ...... میری رائے پہلے شائع ہو چکی ہے اور میں ظاہر کر چکا ہوں کہ اصولی اختلاف ہے۔ ہاں میں اگر حضرت صاحب کی کسی تقریر یا تحریر کا صریح اختلاف کروں تو حق پہنچتا ہے کہ اسے نہ مانا جائے۔ مگر میں جو کچھ کہتا ہوں وہ ماننا چاہئے۔ خلیفہ ماننے کے یہ معنی نہیں کہ جو بات اسکی اپنی سمجھ اور عقل میں آجاوے وہ مان لی جاوے اور دوسری سے انکار ہو۔ اس طرح پر تو ایک بے عقل اور معمولی انسان کو بھی خلیفہ مانا جا سکتا ہے

الحکم نمبر ۲۳ جلد ۱۵ مورخہ ۲۱/۱۴ ستمبر ۱۹۱۱ء

خلیفہ اول کے نزدیک یاتی من بعدی اسمہ احمد کی پیشگوئی کا مصداق کون ہے

حضرت خلیفۃ المسیح نے کھلے کھلے الفاظ میں فرمایا کہ میں مبشراً برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد کی پیشگوئی حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہی کے متعلق مانتا ہوں کہ یہ صرف حضرت

مسیح موعود علیہ السلام ہی کے متعلق ہے اور وہی احمد رسول ہیں۔

الحکم نمبر ۲۶/۲۷ جلد ۱۶ مورخہ ۲۱ و ۲۸ جولائی ۱۹۱۲ء

کفر نہ ماننے کا نام ہے

اگر مرزا صاحب کو خدا کا مامور و مرسل ماننے سے تم ہم کو کافر بناتے ہو تو تم خود سوچ لو کہ ایک مامور مرسل کے انکار سے تم کیا بن سکتے ہو۔ کفر تو نہ ماننے کا نام ہے ماننے والے تو مومن ہی کہلاتے ہیں۔

الحکم نمبر ۲۶/۲۷ جلد ۱۶ مورخہ ۲۱ و ۲۸ جولائی ۱۹۱۲ء

ختم نبوت کا راز

ہمارے بادشاہ مرزا صاحب کو جو کچھ ملا ہے یہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کامل اتباع اور کامل محبت

سے ملا ہے اور یہی ختم نبوت کا راز ہے کہ آئندہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت میں گم اور فنا ہونے کے بغیر کوئی نبوت نہیں مل سکتی۔

از رپورٹ صدر انجمن احمدیہ قادیان

صفحہ ۴۱ سے صفحہ ۴۳ تک

حضرت خلیفۃ المسیح کی پہلی تقریر ۲۶ دسمبر ۱۹۰۸ء بعد نماز ظہر

مسیح موعود کے بعد خلفاء ہیں اور ان کی بیعت واجب ہے

اب ایک سوال پیدا ہو سکتا ہے کہ تم ملہم نہیں۔ تمہاری کیا ضرورت ہے۔ کیا حضرت صاحب ہمارے لئے کم ہدایت چھوڑ گئے ہیں۔ ان کی اسی کے قریب کتابیں موجود ہیں وہ ہمارے لئے کافی ہیں یہ سوال بدبخت لوگوں کا ہے جو خدا تعالےٰ کی سنت کا علم نہیں رکھتے۔ اس قسم کے سوال سے تمام انبیاء کا سلسلہ باطل ہو جاتا ہے۔ چنانچہ کہہ سکتے ہیں کہ علم آدم الاسماء کلھا جب خدا نے سب کچھ آدم کو بتا دیا تو اب نوح اور ابراہیم کیا لائے جو ماننا ضروری ہے۔ کلھا تو ابا کے حق میں آچکا ہے۔ پھر آدم کے لئے سب ملائکہ نے سجدہ کیا پس اب ان دوسرے انبیاء کی کیا ضرورت ہے پھر دم نقد واقعہ موجود ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جامع جمیع کمالات جنکی نسبت میرا اعتقاد ہے خاتم الرسل خاتم الحکام خاتم النبیین خاتم الاولیاء خاتم الانسان ہیں۔ اب انکے بعد اگر کوئی ابو بکر کو نہیں مانتا تو فرمایا فمن کفر بعد ذلك فاولئك هم الفاسقون یعنے جو انکار کریگا وہ حد اطاعت سے باہر نکلنے والا ہے

....

غرض یہ سوال پہلے آدم پر پڑتا ہے۔ پھر جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر۔ پھر ابو بکر پر۔ پھر علی پر۔ پھر مہدی پر کہ جب سارے علوم رسالت مآب سنا گئے تو مہدی کی کیا ضرورت ہے؟ حقیقی بات یہی ہے کہ ضرورت ہے اجتماع کی۔ اور شیرازہ اجتماع قائم رہ سکتا ہے ایک امام کے ذریعہ۔ اور پھر یہ اجتماع کسی ایک خاص وقت میں کافی نہیں۔

مثلاً صبح کو امام کے پیچھے اکٹھے ہوئے تو کیا کہہ سکتے ہیں کہ اب ظہر کو کیا ضرورت ہے۔ عصر کو کیا پھر شام کو کیا پھر عشا کو کیا۔ پھر جمعہ کو اکٹھے ہونیکی کیا ضرورت ہے۔ پھر عید کے دن کیا ضرورت ہے۔ پھر حج میں کیا ضرورت ہے۔ اسی طرح ایک وقت کی روٹی کھالی تو پھر دوسری وقت کیا ضرورت ہے۔ جب ان باتوں میں تکرار ضروری ہے تو اس اجتماع میں بھی تکرار ضروری ہے۔ یہ میں اسلیئے بیان کرتا ہوں تا تم سمجھو کہ ہمارے امام چلے گئے تو پھر بھی ہم میں اسی وحدت اتفاق اجتماع اور پر جوش روح کی ضرورت ہے۔

تصوّف

(آداب صحبت واخوت)

(ماخوذ از عوارف المعارف)

۱۔ مشائخ کا فرض ہے کہ حفظ عزت وحرمت اور بھائیوں کے ساتھ حسن معاشرت رکھیں بڑوں کا ادب کریں اور چھوٹوں کو نصیحت اور ان لوگوں کی صحبت کو ترک کردیں۔ جو ان کے طبقے میں سے نہ ہوں۔ بذل وایثار اپنا طرز عمل قرار دیں۔ اور ذخیرہ جمع کرنے سی کنارہ کشی اور دین ودنیا کے کام میں مدد دیں۔ انکا بھائی اگر کوئی لغزش کرے تو اس سے عفو اختیار کریں اور جس میں نصیحت واجب ہو نصیحت کردیں۔

۲۔ آداب صوفیہ میں سے ایک یہ بھی ہے کہ بھائی کی خدمت میں کمر بستہ رہے اگر اس سے کوئی اذیت پہنچے تو سہ جائے۔ روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حکم دیا وہ پرنالہ جو عباس بن عبد المطلب کے گھر میں اس رستہ کی طرف جو صفا ومروہ کے درمیان ہے اکھاڑ دیا جائے۔ حضرت عباس نے کہا کیوں حضرت؟ آپ وہ پرنالہ اکھاڑتے ہیں جو رسول اللہ صلعم نے اپنے ہاتھ سے رکھا تھا آپنے فرمایا کہ اب سیڑھی عمر کے کاندھے کے سوا نہ ہوگی آپ اسپر چڑھ کر اسکو اسی جگہ لگادیں۔

۳۔ صوفیہ اپنے نفس کے لئے کوئی ملک نہیں سمجھتے۔ جس کیساتھ انکی خصوصیت ہو۔ ابراہیم بن شیبان کہتے ہیں ہم کسی ایسے شخص کے ساتھ نہیں ہے جو یہ کہے کہ مثلاً میری جوتی احمد بن قلانسی بیان کرتے ہیں کہ میں ایک دن بصرہ میں فقرا کے آگے ایک گروہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ انہوں نے میرا بڑا اعزاز و اکرام کیا۔ ایک روز ان میں سے کسی کو مینے پوچھا میرا پاجامہ کہاں ہے بس اتنی سی بات پر میں ان لوگوں کی نظر سے گر گیا بعض اہل صدق کے اخلاق میں سے تھا۔ کہ جو کوئی اپنے بھائی کے مال میں سے کسی چیز کی احتیاج رکھتا تو بغیر مشورہ اسکے استعمال میں لاتا۔

۴۔ صوفیہ کا دستور ہے کہ جب انپر کوئی بار خاطر ہو۔ تو وہ بہر حال اپنے تئیں متہم اور قصوروار ٹھہراتے تھے اور حتی الوسع اپنی اصلاح میں مشغول ہو جاتے۔ ابوبکر کنعانی بیان کرتے ہیں ایک شخص میرے ساتھ ہوا اور میرے دل پر اسکی ہمراہی گراں گذری پس مینے اسے ایک چیز اس نیت سے دی کہ اسکا ثقل میرے قلب سے دور ہو مگر دور نہ ہؤا تب مینے ایکدن اس سے خلوت کی اور اس سے کہا کہ آپ اپنے پاؤں میرے رخسارے پر رکھدیجیے اس نے انکار کیا مگر مینے عرض کیا ضرور ایسا کرنا ہوگا۔ جب اس نے ایسا کیا تو معاً میرے دل سے وہ بات جاتی رہی جو روحانیت کے لئے تکلیف دہ تھی۔

۵۔ صوفیہ اس شخص سے ترک صحبت کر لیتے ہیں جس کے ارادے میں کوئی شے دنیا کے فضولیات سے ہو۔ اللہ تعالےٰ نے فرمایا فاعرض عمن تولیٰ عن ذکرنا ولم یرد الا الحیٰوۃ الدنیا (اس شخص سے اعراض کر جس نے ہمارے ذکر سے منہ پھیر لیا اور دنیا کی زندگی کے سوا کچھ ارادہ نہیں کیا۔

۶۔ آداب صوفیہ سے ہے اپنے بھائیوں کا انصاف دینا اور اپنے متعلق انصاف کے مطالبہ کو چھوڑ دینا۔ ابو عثمان حیری کا قول ہے کہ حق محبت تو یہ ہے کہ تو اپنے مال سے اپنے بھائی کو صاحب وسعت و مقدور کر دے اور اسکے مال میں طمع نہ کرے۔

اسکا انصاف کرے مگر اس سے اپنا انصاف طلب کرے آپ تو اسکا پیرو ہو مگر یہ آرزو نہ کرے کہ وہ میرا پیرو ہو۔ جو نیک سلوک وہ تجھ سے کرے تو اسے بہت بڑا جانے مگر جو تو اس سے نیکی کرے اسے لاشے سمجھے۔

۷۔ صحبت میں نرمی وملائمت اختیار کرے اور اپنے نفس کی صولت کو دبائے رکھے حملہ اس شخص پر جو تجھ سے اونچا ہے شوخی اور بے حیائی ہے اور اپنے برابر والے پر بے ادبی اور اپنے سے نیچے پر نامردی ہے۔

۸۔ صوفیہ کبھی اس طرح کا کلام نہیں کرتے۔ کہ اگر ایسا ہو تو ایسا نہ ہوگا۔ اور کاشکے ایسا ہوتا۔ اور قریب ہے کہ ایسا ہو۔

۹۔ آداب صوفیہ سے یہ بھی ہے کہ انکے تعلقات میں دوام کی پابندی رہتی ہے اور مفارقت سے حتی الوسع پرہیز کرتے ہیں۔

۱۰۔ صوفیا میں ایثار حسن ظن کا مادہ بہت ہوتا ہے نقل ہے کہ ابراہیم بن ادہم کھیت کاٹنے کا کام کرتے تھے انکے چند احباب جو روزہ دار تھے انکے مکان پر رہتے مگر ابراہیم کو اکثر آنے میں دیر ہو جاتی۔ ایک رات احباب نے مشورہ کیا کہ ادہم جلدی کھانا کھا کر سو جائیں وہ بعد میں کھالینگے۔ آپ آئے دیکھا کھانا تھوڑا سا پڑا ہے خیال کیا یہ بھوکے ہی سو گئے ہیں آپنے آٹا گوندھا اور اسے پکانا شروع کیا دوستوں کی آنکھ کھل گئی کیا دیکھتے ہیں کہ آپ آگ پھونک رہے ہیں اور ریش مبارک پر راکھ لگ رہی ہے۔ آپنے ان سے معذرت کی کہ آج آپکو کھانے کے متعلق میری غلطی سے تکلیف ہوئی ہوگی وہ بہت نادم ہوئے کیونکہ وہ تو کھانا کھا چکے تھے اور ابراہیم کا انتظار گوارا نہ کیا تھا (ب) انہی حضرات میں سے بعض کا قول ہے کہ جو کوئی اپنے دوست سے کہے ہمارے ساتھ چلو اور وہ کہے کہاں تک تو اسکے ساتھ مت جاؤ اسی طرح کوئی اپنے بھائی سے کہے اپنے مال سے مجھی دیجئے دوسرا پوچھے کہ کسقدر تو چاہتا ہے تو وہ حق اخوت پر قائم نہیں ہے لا یسئلون اخاهم حین یندبهم ۔ للنائبات علی ما قال برهانا

(باقی آئندہ)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی چھ پیشگوئیاں پوری ہوئیں

(قرب قیامت اور خلافت محمود کی حقانیت)

جو لوگ حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مسیح موعود و مہدی معہود نہیں مانتے یا آپ کے بعد خلافت کے منکر ہیں وہ ذرا خدا ترس دل کے ساتھ پہلے حدیث ذیل کو غور سے پڑھیں۔ اور پھر ان موجودہ واقعات کو انصاف کی نظر سے دیکھیں کہ جناب مخبر صادق صلی اللہ علیہ وسلم نے تیرہ سو برس ہوئے جن باتوں کی خبر دی وہ کس طرح آج ہماری آنکھوں کے سامنے پوری ہو رہی ہیں۔

پہلی پیشگوئی وہ حدیث یہ ہے احمد و ابوداؤد و حاکم از ابن حوالہ مرفوعاً آورده اند یا ابن حوالۃ اذا رأیت الخلافۃ نزلت الارض المقدسۃ فقد دنت الزلازل والبلابل والامور العظام والساعۃ یومئذ اقرب الی الناس من یدی ھذہ من راسک وکان وضع یدہ علی رأسہ (حجج الکرامہ ط ۳۹) یعنے جب ارض مقدسہ میں خلافت کا نزول ہوگا تو اسوقت دنیا میں بڑے بڑے امور ظاہر ہونگے اور قیامت بہت نزدیک ہوگی۔ اب اس مقدس جگہ میں اللہ تعالے نے خلافت کا تاج ایک شخص کے سر پر رکھا لیکن بعض لوگ اس کو شناخت نہ کر سکے اسلئے بموجب ارشاد آنجناب صلعم کے اب وہ بڑے بڑے امور دنیا میں ظاہر ہونے لگے تا کہ لوگ اس ارض مقدسہ کی طرف رجوع کریں امور عظام سے ایک تو جنگ عظیم اور قرآن شریف میں اسکا اسطرح بیان ہوا وترکنا بعضھم یومئذ یموج فی بعض اور اسدن ہم چھوڑ دینگے کہ وہ آپس میں لڑیں۔ مولوی نذیر احمد صاحب نے ترجمہ کیا ہے کہ اے پیغمبر ہم اسدن یہ حال کرینگے کہ دریا کی لہروں کی طرح ایک میں ایک گڈ مڈ ہو جاینگے۔

دوسری پیشگوئی یہ بھی لکھا ہے کہ جنگ کے لئے خروج کیوقت انکا ایک حاکم خدا کا نام لیگا قال الذی علیھم ارجعوا فستخرقونہ غدا انشاء اللہ تعالے اس حدیث کے نیچے حجج الکرامہ

میں یوں لکھا ہے "حافظ ابن حجر فرمودہ در روایت است کہ ایشاں اہل صناعات و اہل آلات و سلطنت و رعیت کہ اطاعت من فوق خود میکنند بودہ اند و در ایشان کسے نیز ہست کہ خدا را می شناسد و اقرار بقدرت و مشیت او میکند و یحتمل کہ ایں کلمہ بر زبان حاکم ایشاں ساختہ رود و معنی آں نشناختہ باشد" تاتاری جانتے ہیں کہ یہ بات بھی پوری ہو گئی صناعت اور سلطنت کا حال مخفی نہیں وقد تذف جیفتہم فی البحر کا نظارہ بھی سامنے ہے۔

تیسری پیشگوئی تیسری بات امور عظام سے لوگوں کا مشرق سے مغرب کی طرف اکٹھا ہونا ہے چنانچہ بخاری کتاب الفتن میں ہے قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اول اشراط الساعۃ نار تحشر الناس من المشرق الی المغرب۔ دیکھو جنگ کی آگ بذریعہ ریل کسطرح مشرق سے مغرب کو اکٹھا کر رہی ہے۔

چوتھی پیشگوئی ایک اور حدیث میں ہے لن تقوم الساعۃ حتی تروا قبلہا عشرۃ ایات وقال فی العاشرۃ وریح تلقی الناس فی البحر ریح سے مراد ریل ہے بسبب تیز رفتاری کے اسکو ریح فرمایا۔ یہ ریح آجکل زور شور سے مخلوق کو سمندر میں ڈال رہی ہے۔

پانچویں پیشگوئی ایک اور بات امور عظام سے ہوائی جہاز کا بم پھینکنا ہے حجج الکرامہ ص۴۲۹ میں ہے" از ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہ آمدہ برپا نمیشود ساعت تا آنکہ فرو فتہ شوند سر ہائے اقوام بکواکب از آسمان" جسطرح کو اکب آج قوموں کے سر کچل رہے ہیں یہ حالت کیا کسی نے پہلے دیکھی اس سے بڑھکر امر عظیم کیا ہوگا۔

چھٹی پیشگوئی امور عظام سے پہاڑ کا اپنی جگہ سے ہلنا ہے طبرانی از سمرہ رضی اللہ عنہ روایت کردہ کہ برپا نمیشود تا آنکہ زائل شوند کوہ ہائے از جاہائے خویش (ص۲۴ حزقی ایل باب ۳۸ میں ہے" اسی دن اسرائیل کی زمین میں ایک بڑا زلزلہ ہوگا یہاں تک کہ سمندر کی مچھلیاں اور آسمان کے پرندے اور زمین کے چرندے .... اور سارے انسان جو روئے زمین پر ہیں میرے سامنے تھرتھرا جائینگے اور پہاڑ الٹائے جائینگے" چنانچہ بعض پہاڑوں نے اپنی جگہ کو چھوڑ دیا اور بعض چھوڑنے

والے ہیں جیسے ٹرکی کیونکہ اسکے حق میں ایک پیشگوئی خطرناک معلوم ہوئی اور وہ یہ ہے "بادشاہ روم را با یک فرقہ از نصاری جنگ پیش آید و با فرقہ دیگر صلح مخالفان بر شہر قسطنطنیہ متصرف شوند" (حجج الکرامہ صفحہ ۳۹۵)

الغرض ان واقعات کی شہادت نے ثابت کر دیا کہ مسیح موعود آچکا اور ارض مقدسہ میں جس روحانی خلافت کا نزول ہوا وہ برحق ہے یہ ممکن نہیں کہ کسی جھوٹے اور مفتری کے بعد اسکی جگہ لوگ اپنی طرف سے ایک خلیفہ بنالیں اور اسکے ساتھ وہ سب نشانات بھی ظاہر ہو پڑیں جنکا آنجناب صلعم نے ذکر فرمایا جو لوگ موجودہ جنگ کو دیکھکر خونی مہدی کے منتظر ہیں وہ یاد رکھیں کہ اب وہ وقت قریب ہے کہ اس غلط اعتقاد کو چھوڑ کر اس مہدی کو تلاش کریں جو دنیا میں امن اور صلح کا جھنڈا لیکر آیا۔

اخیر میں اتنا کہدینا ضروری ہے کہ اس نازک وقت میں تمام احمدیہ جماعت دعاؤں میں لگجائے۔ اور پورے طور پر اپنی گورنمنٹ کی وفادار رہے جیسا کہ حضرت مہدی کا حکم ہے (کریداد از دولمیال)

گذارش بقایاداران کیخدمت میں

جن اصحاب نے آجتک چندہ ۱۹۱۳ء و ۱۹۱۴ء تاحال ادا نہیں فرمایا وہ مہربانی کر کے اپنے اپنے بقایا دسمبر ۱۹۱۳ء تک صاف کر دیں۔ اسطرح بقایا رہنے کے باعث کارخانہ کو سخت ضعف پہنچ رہا ہے توجہ فرما کر بذریعہ منی آرڈر یا جلسہ پر اپنی اپنی بقایا ادا فرما کر مشکور فرماویں۔ - مینجر

کتابوں کی قیمت میں غیر معمولی رعایت

آخیر دسمبر سنہ ۱۹۱۴ء تک

نام کتاب	قیمت اصلی	قیمت رعایتی	خلاصہ مضمون
مجموعہ اشتہارات حضرت مسیح موعود	۱۰ر	۵ر	حصہ دوم سے حصہ ہفتم تک
سچ بیان نظم پنجابی	۲ر	لـر	مسیح موعود کی تائید میں
احسن القصص	۲ر	۱ر	سورہ یوسف مترجم اردو مع تفسیر مصنفہ اکمل
در ثمین فارسی	۶ر	۴ر	حضرت اقدس کی فارسی نظمیں
در ثمین اردو	۳ر	۳ر	〃 〃 اردو 〃
مبادی الصرف	۲ر	۱ر	مصنفہ حضرت خلیفۃ المسیح اول
درس قرآن شریف کے نوٹ	صہ	للعہ	حضرت خلیفۃ المسیح اول کے فرمودہ
ابطال الوہیت مسیح	لـ	۔	مصنفہ حضرت خلیفۃ المسیح اول
تفسیر ترجمۃ القرآن پ ۲۴	عہ	۱۲ر	کون نہیں جانتا کہ آجکل ایسی تفسیر کی ضرورت ہے جس
〃 〃 پ ۲۵	عہ		میں آیات کا ربط بتلایا گیا ہو اور ان دلائل کو لکھ کر
〃 〃 پ ۲۶	عہ		لکھا گیا ہو جو قرآن مجید ہر آیت میں اپنے دعوی کے
〃 〃 پ ۲۷	عہ	[illegible]	ساتھ پیش کرتا ہے اور جو دوسری الہامی کتابوں سے
〃 〃 پ ۲۸	عہ		منجملہ امتیازی نشانات کے ہے ۔
〃 〃 پ ۲۹	عہ		
تحفہ سالانہ جلسہ سنہ ۱۹۰۶ء	عہ	۳ر	مختلف بزرگان قوم کی تقریریں
حقیقت نماز	عہ	۳ر	نماز کے متعلق ضروری احکام
النصح	۲ر	۰ر	تائید سلسلہ
رد چکڑالوی	۵ر	۲ر	رد فرقہ چکڑالوی

نام کتاب	قیمت اصلی	قیمت رعایتی	خلاصہ مضمون
ادعیۃ الاحادیث	۱ر	۳ر	احادیث کی وہ دعائیں جو مختلف مقامات و حالات کے مناسب رسول کریم نے فرمائی ہیں۔
صادقوں کی روشنی	۴ر	۴ر	
البرق	۲ر	۱ر	رد شیعہ
طبیب روحانی	۱ر	۱ر	بعض روحانی امراض کا علاج قرآن اور احادیث سے بچوں کے پڑھانے کے لئے
مرزا احمد بیگ والی پیشگوئی	۱ر	۰ر	تمام اعتراضات کا دندان شکن جواب سلطان محمد کے دستی رقعے کا عکس جس میں اس نے اپنی عقیدت کا اظہار کیا
القاء ربانی	عہ ر	۶ر	مرزا احمد بیگ والی پیشگوئی پر اور آیت لو تقول علینا بعض الاقاویل پر مدلل و مفصل بحث اور تمام اعتراضوں کے دندان شکن جواب
تشحیذ اگست ۱۳ء	۳ر	۲ر	صوم رمضان کے متعلق تمام مسائل مدلل بہ دلائل قرآن و حدیث
البلاغ المبین	۱ر	۰ر	حضرت اقدس کی آخری تقریر جس میں تمام دعاوی کے دلائل موجود ہیں اور حضرت خلیفہ اول کی پہلی تقریر
خصوصیات مسیح موعود	۱ر	۰ر	وہ دس بارہ خصوصیات جو ہمارے امام کو دوسرے اولیاء اللہ سے ممتاز کرتی ہیں۔
ادعیۃ القرآن	۲ر	[illegible]	قرآن کریم کی تمام دعائیں نثر و نظم ترجمہ کے ساتھ چھاپی گئی ہیں۔ اخیر میں ایک دعا حضرت مسیح موعود کا لکھا ہوا نہایت لطیف مضمون ہے۔
تشحیذ فروری ۱۹۱۳ء	۳ر	۲ر	نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات
تشحیذ مارچ ۱۹۱۳ء	۳ر	۲ر	ہستی باری تعالیٰ پر دس زبردست دلائل
تشحیذ جون "	۶ر	۵ر	تصدیق المسیح جس میں سلسلہ احمدیہ پر تمام موجودہ اعتراضوں کا نہایت مکمل جواب
تشحیذ ستمبر ۱۹۱۳ء	عہ ر	۷ر	تمام قرآن مجید کے آیات پر نوٹ اور تشحیذ کے خریدار بننے والوں کو مفت
نغمہ اکمل حصہ دوم	۲ر	۲ر	حضرت خاتم الخلفاء کی یاد میں عاشقانہ ترانے
نشانِ رحمت	۱ر	۳ر	حضرت صاحبزادہ صاحب کے مصلح موعود ہونے کا ثبوت اور اعتراضوں کے جواب
پسرِ موعود	۱ر	۰ر	" " " "

نام کتاب	قیمت اصلی	قیمت رعایتی	خلاصہ مضمون
اربعین	۴ر	۲ر	حضرت اقدس کی تصنیف
نماز مترجم	۱ر	ر	ترجمہ زیادہ تر حضرت اقدس کا کیا ہوا ہے
غلامی	۵ر	۳ر	اسلام میں غلام کی کیا حیثیت ہے
عصمت الانبیاء	۱۰ر	۷ر	تمام انبیاء کی عصمت کا ثبوت قرآن مجید سے اور اعتراضوں کا جواب
ترجمہ انگریزی حصہ اول	۲ر	۵ر	ترجمہ سیکھنے کے آسان قاعدے مصنفہ ماسٹر عبدالرحمٰن
ترجمہ انگریزی حصہ دوم	۳ر		
ظہور المسیح	۶ر	۳ر	دعاوی حضرت مسیح موعود پر نہایت مدلل و جامع کتاب
امۃ الحفیظ کی آمین	۱ر	ر	منظومہ حضرت صاحبزادہ صاحب
مجموعہ الہامات حصہ اول و کشوف حضرت اقدس	۴ر	۸ر	
مجموعہ الہامات حصہ دوم	۸ر		
مجموعہ الہامات حصہ سوم	۴ر		
آثار مبارکہ	ار	ر	پرانی ڈائری حضرت اقدس کی
تفسیر القرآن مصنفہ شیخ یعقوب علی صاحب	۱۲ر	۸ر	پہلے پارہ کی مکمل تفسیر
دافع البلاء	۲ر	ار	حضرت اقدس کی تصنیف دربارہ طاعون
صراط مستقیم	۲ر	ار	وفات مسیح کے متعلق مدلل رسالہ
ہدیہ ثاقب	۲ر	ار	کشتی نوح کے حصہ تعلیم کی سلیس نظم
مخمس سلیم	۴ر	۲ر	بر ترکیب بند حالی
سر الشہادتین	ار	ر	صاحبزادہ عبداللطیف کی شہادت کی پیشگوئی
ہدایات دربارہ معاملات	۲ر	ار	معاملات کے بارے میں احادیث نبوی سے ثبوت
کلام محمود	۴ر	۴ر	صاحبزادہ سید نا مرزا محمود احمد صاحب کا عارفانہ کلام جسکا ایک ایک مصرعہ پڑھنے والا ہے ۲۸ پونڈ کے ولایتی کاغذ پر نہایت خوشخط بڑے اہتمام سے چھپوایا گیا ہے۔
ضرورت زمانہ	۸ر	۶ر	اسلام پر جو اعتراضات عیسائیوں آریوں کی طرف سے کئے گئے ہیں انکا مدلل جواب

نام کتاب	قیمت اصلی	قیمت رعایتی	خلاصہ مضمون
محمد رسول اللہ	۱۰/	۱/	عیسائیوں کے ایک ٹریکٹ مسیح یا محمد کس پر بھروسہ کرینگے کا جواب
اسلام کی پہلی کتاب	۴	۳	سلسلہ احمدیہ کی صداقت پر مدلل رسالہ بطرز سوال وجواب
چولہ بابا نانک نمبر ۲	۲/	۰/	سردار مہر سنگھ نومسلم کا لیکچر
معیار حق	۰/	۰/	سچے مذہب کی شناخت بوعدہ انعام ۹۹ روپے
عمدۃ الاحکام	۸ع	۴ع	بخاری اور مسلم کی صحیح احادیث کا مجموعہ مترجم اردو با اعراب خوشخط پسندیدہ حضرت امیر المومنین اول و ثانی
حضرت اقدس کی پرانی تحریریں	۰۲	۰۲	نادر تحفہ
الاسماء الحسنیٰ	۵/	۰۲	اللہ تعالیٰ کے اسماء کی تشریح بچوں کے لئے بہت مفید
الموعظۃ الحسنہ	۲/	۱/	تفسیر سورہ تبت عجیب غریب مصنفہ فاضل امروہی
سلک مروارید حصہ اول	۴/	۲/	لڑکیوں کے پڑھانے کے لئے قصہ کے رنگ میں تا بُد سلسلہ
مجربات نور الدین حصہ اول	۱۰/	۵/	شاہی طبیب حکیم حاذق حضرت مولانا نور الدین صاحب کے مجربات
〃 〃 دوم	۱۰/	۵/	تینوں حصے نہایت مفید نادر نسخے
خطبات نور حصہ اول	۱۰/	۴ع	مولانا خلیفہ اول رض کے خطبوں کا دلچسپ پر از معارف حقانی مجموعہ
〃 〃 دوم	۸/		
کسر صلیب	۱/	۳/	عقاید نصاریٰ کے رد میں نہایت پسندیدہ و جامع ضرور خریدیں
مکتوبات احمدیہ حصہ اول	۸/	۴/	حضرت مسیح موعود کے پرانے خطوط
〃 〃 دوم	۸/	۴/	
〃 〃 سوم	۸/	۸/	
احمد	۱/		جس میں یاتی من بعدی اسمہ احمد کی پیشگوئی کا مصداق حضرت مسیح موعود کو ثابت کیا گیا ہے۔
چمکار محمدی	۸/	۸/	سوانح نبی کریم - پنجابی نظم
چمکار مہدی	۲/	۲/	مرثیہ خلیفہ اول
احمدی عقائد	۰/	۰/	جس میں مولوی محمد علی کے عقائد کے سیرے خلاف حضرت اقدس کے تحریروں کا مجموعہ ہے اور مرہم عیسیٰ کے مضمون کا جواب
الوصیت پر ایک نظر	۰/	۰/	الوصیت سے خلافت ثابت کی گئی ہے
مورکھہ سیدھ	۱/	۱/	نظم پنجابی مسیح موعود کے دعوے کا ثبوت

رسیدات زر مارچ ۱۹۱۴ء

۷ مارچ ۱۹۱۴ء

۱۰۸۶ جناب بابو برکت علی صاحب ۲/۔ ۔ ۔ قیمت ۱۴ عا چندہ ممبری عہ

۱۱۱۳ جناب بابو فضل کریم صاحب ۔ ۔ ۔ قیمت اخبار بقیہ چندہ ممبری عہ

۱۱۵۳ جناب محمد الدین صاحب ۲/عا قیمت ۱۴

۱۱۹۷ جناب منشی غلام محمد صاحب ۲/عا قیمت سنہ ۱۴ء

۱۲۲۶ جناب حافظ عبد المجید صاحب ۳/عا سنہ ۱۴ عار

۱۵۰۶ جناب منشی حیدر علی صاحب عا قیمت ۱۴

۱۲۷۵ جناب محمد حسین صاحب ۲/عا سنہ ۱۴ عار

۱۲۹۳ جناب سید شیر شاہ صاحب ۲/عا قیمت ۱۴

۱۳۹۵ جناب قاضی حبیب اللہ صاحب ۲/عا سنہ ۱۴

۱۴۲۷ جناب بابو عبد الرحیم صاحب ۲/عا سنہ ۱۴

۱۴۸۹ جناب منشی عبد القادر صاحب ۱/عہ سنہ ۱۴

۱۵۹۸ جناب لال الدین و امام الدین صاحب ۲/عا سنہ ۱۴

۱۶۰۳ جناب عبد الرشید صاحب ۲/عا سنہ ۱۴

۱۶۲۶ جناب عطا محمد صاحب ۱۰/عہ سنہ ۱۴

۸ مارچ ۱۹۱۴ء

۸۰ جناب منشی احمد الدین صاحب ۲/۔ ۔ ۔ سنہ ۱۴

۹۴ جناب میاں عبد الغنی ۲/عا

۱۳۵ جناب سیٹھ اسماعیل ۲/عا

۱۹۵ جناب حافظ نور احمد ۲/عا

۲۵۳ جناب منشی غلام رسول ۲/۔ ۔ ۔ سنہ ۱۴

۳۰۳ جناب محمد اکبر صاحب ۱۰/عا سنہ ۱۴

۳۱۵ جناب منشی عبد العظیم صاحب ۲/عا سنہ ۱۴

۳۸۹ جناب چوہدری غلام حسین صاحب ۲/عا سنہ ۱۴

۴۱۰ جناب شیخ مولا بخش صاحب ۲/عا سنہ ۱۴

۴۳۶ جناب محمد حسین خاں صاحب ۲/عا سنہ ۱۴

۴۳۷ جناب بابو فخر الدین صاحب ۲/عا سنہ ۱۴

۴۷۳ جناب حاجی امیر الدین ۔ ص/ سنہ ۱۴

۵۰۷ جناب سید امیر علی شاہ ۔ ص/ سنہ ۱۴

۵۱۶ جناب منشی محمد الدین ۔ ۲/عا سنہ ۱۴

۵۴۳ جناب عنایت علیخاں ۔ ۲/عا سنہ ۱۴

۶۲۰ جناب سید محمد شاہنواز ۔ ۲/عا سنہ ۱۴

۶۳۴ جناب میاں سلطان عالم ۔ ۲/عا سنہ ۱۴

۶۴۴ جناب منشی غلام محمد ۔ ۲/عا سنہ ۱۴

۶۶۹ جناب چوہدری اللہ داد خاں ۔ ۲/عا

۶۷۲ جناب میاں زین الدین محمد ابراہیم ۔ ۲/عا سنہ ۱۴

۔ جناب میاں ظہور الدین صاحب ۲/عا سنہ ۱۴

۶۹۷ جناب دبیر حسین ۲/عا سنہ ۱۴

۷۳۷ جناب چوہدری محمد خان ۔ ۲/عا سنہ ۱۴

۷۶۷ جناب عبد الغنی ۔ ۲/۔ ۔ ۔ سنہ ۱۴

۸۷۳ جناب میاں ظہور الدین ۔ ۲/عہ سنہ ۱۴

۸۹۱ جناب ڈاکٹر نور بخش صاحب ۱۰/عہ سنہ ۱۴

۹۰۲ جناب منشی احمد علی خاں ۔ ۲/عا سنہ ۱۴

۹۱۰ جناب بابو خدا بخش ۔ ۲/۔ ۔ ۔ سنہ ۱۴

۹۲۰ جناب میاں عبد الغنی ۔ ۲/عا سنہ ۱۴

۹۲۲ جناب منشی عبد العزیز ۔ ۲/عا سنہ ۱۴

۹۷۰ جناب چوہدری محمد حیات خاں ۔ ۲/عا سنہ ۱۴

۱۰۰۶ جناب ڈاکٹر محبوب عالم ۔ ۲/عا سنہ ۱۴

۱۱۹۷ جناب صوبیدار میجر غلام محمد ۔ ۲/عا سنہ ۱۴

۱۲۲۹ جناب مفتی محمد اظہار حسین ۔ ۲/عا سنہ ۱۴

۱۲۳۶ جناب نواب الدین ۔ ۲/عا سنہ ۱۴

۱۳۲۶ جناب منشی غلام مرتضیٰ خاں ۔ ۲/عا سنہ ۱۴

۱۳۷۰ جناب حکیم فیض احمد ۔ ۲/عا سنہ ۱۴

۱۴۱۱ جناب عبد العزیز ۔ ۲/عا سنہ ۱۴

۱۴۳۰ جناب مستری محمد حسین ۔ ۲/عا سنہ ۱۴

۱۴۴۵ جناب منشی امام الدین ۔ ۱۰/عا سنہ ۱۴

۱۴۶۷ جناب ڈاکٹر محمد احسان ۔ ۲/عا سنہ ۱۴

۱۴۷۸ جناب صوبیدار میجر سعد اللہ خاں ۔ ۲/عا

۱۴۸۷ جناب مولوی محمد رمضان ۔ ۲/عا سنہ ۱۴

۱۵۳۶ جناب قربان علی صاحب ۲/عا سنہ ۱۴

۱۵۷۲ جناب غلام محمد ۔ ۲/عا

۹ مارچ ۱۹۱۴ء

۱۶۹۴ جناب محمد شفیع صاحب عا/۲
۱۶۹۹ جناب نور محمد " عا/۲
۱۷۰۰ جناب مرزا نذیر علی " عا/۲
۱۶۱۲ جناب مستری محمد شاہ " عا/۲
۱۶۳۰ جناب مولوی محمد البداد " عا/۲
۱۶۳۴ جناب مستری عبد الغنی " عہ/۲
۱۶۴۹ جناب مولوی صدر الدین " عہ/۲

۱۰ مارچ ۱۹۱۴ء

۸۴ جناب مولوی میر محمد سعید صاحب عا/۲
۱۹۶ جناب شیخ نیاز احمد " عا/۲
۹۹ جناب سید انعام رسول " عا/۲
۱۷۶ جناب قاضی عطاء الہی " عا/۲
۳۱۵ چوہدری مولا بخش " عا/۲
۲۹۷ جناب سیٹھ اسماعیل آدم " عہ/۲
۳۲۷ جناب بابو روشن الدین " عا/۲
۵۲۳ جناب غلام اکبر " عا/۲
۵۴۳ جناب چوہدری غلام محمد " عا/۲
۴۲۱ بابو نذیر الدین " عہ/۵
۹۰۷ جناب منشی حسن علی " عا/۲
۱۰۶۹ مسماۃ فیض احمد چوہدری عہ قیمت ... عہ/۱
۲۰۵ جناب سید پیر حسین شاہ " عا/۲
۲۳۰ جناب نواب محمد افضل " عا/۲

۱۳۰۸ جناب ڈاکٹر محمد جلال الدین صاحب عا/۲
۱۳۳۲ جناب محمد سلطان " عا/۲
۱۳۳۵ جناب میاں عبد الرحمن " عہ/۱۰
۱۳۴۲ جناب حکیم محمد الدین " عہ/۲
۱۶۲۴ بابو مسلم بیگ بیگم " عا
۱۴۰۹ جناب عمر الدین " عہ/۱۰
۱۶۱۴ جناب میاں محمد شریف " عا/۲
۱۹۳۳ جناب ماسٹر غلام حمید " عہ/۲

۱۱ ماہ مارچ ۱۹۱۴ء

۱۰۳ جناب عبد اللہ خان صاحب ہیر/۱
۲۰۱ جناب شیخ جان محمد " عا/۲
۲۲۳ جناب سید ناصر " عا/۲
۲۵۲ جناب سید عظیم الدین " عا/۲
۲۵۵ جناب مولوی سید رضوی " عا/۲
۱۳۹۱ جناب غلام رسول " عا/۲
۱۳۶۲ " محمد زمان " عا/۲
۱۴۶۸ جناب محمد یوسف " عا/۲
۱۴۷۰ جناب محمد حسین " عا/۲
۱۴۰۳ جناب حاکم علی خان " عا/۲
۱۵۰۲ جناب شیخ غلام نبی " عا/۲
۱۵۲۴ جناب حاجی محمد حنیف " عا/۲
۱۵۳۶ جناب میاں محمد نجف خان " عا/۲

۱۵۹۵ جناب بشیر احمد صاحب عہ/۱۰
۱۶۱۶ جناب حکیم جان محمد " عہ/۲
۱۶۲۳ جناب چوہدری ضیاء الدین " عہ/۱۰
۱۶۴۷ جناب محمد اسماعیل خان " عا/۲
۱۴۵۹ جناب حکیم محمد الدین " عا/۲
۱۴۷۸ جناب محمد غوث " عا/۲
۱۵۹۲ جناب مہدی خاں " عا/۲
۵۴ جناب مرزا محمد احسن بیگ " عا/۲
۱۲۰ جناب میاں اللہ دتہ " عا/۲
۱۳ جناب محمد یوسف مسیح یمین " عا/۲
۲۳۰ جناب ڈاکٹر عبد الستار شاہ صاحب عا/۲
۱۶۷ جناب میاں عبد العزیز صاحب عہ/۱
۳۳۵ جناب مکرمی خدا بخش " عا/۲
۳۸۴ جناب چوہدری محمد خان " عا/۲
۴۶۲ جناب چوہدری اللہ رکھا " عا/۲
۵۱۸ جناب شیخ مولا بخش " عا/۲
۵۹۵ جناب میاں عبد العزیز " عہ/۲
۶۰۵ جناب شیخ فتح الدین " عا/۲
۶۸۰ جناب چوہدری علی گوہر " عا/۲
۹۲۶ جناب خیر الدین " عا/۲
۱۰۲۰ جناب منشی علی بخش " عا/۲